الخصال المكفرة للذنوب المتقدمة والمتأخرة

کا سلیس اردو ترجمہ

بنام

بخشش کے بہانے

تالیف

الامام المحدث العلامة

ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن محمد بن حجر

العسقلانی الشافعی (۷۷۳ھ/۸۵۲ھ)

ترجمہ و تحقیق: ڈاکٹر حامد علی علیمی

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدر آباد، دکن

اَلْخِصَالُ الْمُكَفِّرَةُ لِلذُّنُوبِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَأَخِّرَة

کا

سلیس اردو ترجمہ

بنام

بخشش کے بہانے

تالیف:

الإمام المحدث العلامة

شهاب الدين

أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن محمد بن حجر

العسقلانی الشافعی

(773ھ-852ھ)



ترجمہ وتحقیق

ڈاکٹر حامد علی علیمی



ناشر

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن

حیدرآباد، دکن

بفیضِ روحانی شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین
حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

سلسلۂ اشاعت بزبان اردو: 19

۞...... نام کتاب : اَلْخِصَالُ الْمُکَفِّرَةُ لِلذُّنُوْبِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَأَخِّرَةُ

۞...... اردو نام : **بخشش کے بہانے**

۞...... تالیف : **امام ابن حجر العسقلاني الشافعي**۔

۞...... ترجمہ و تحقیق : علامہ مولانا ڈاکٹر حامد علی علیمی۔

۞...... باہتمام : محمد بشارت علی صدیقی اشرفی، جدہ-حجاز مقدس۔

۞...... برائے ایصال ثواب: جناب محمد ظہیر رومال والے، محترمہ نعیمہ خاتون/ جناب خلیل احمد، محترمہ ہاجرہ بی۔

۞...... بتعاون : جناب عرفان انصاری اشرفی، جدہ شریف۔

۞...... ناشر : اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد، دکن۔

۞...... پہلا ایڈیشن : ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء (عرس محدث اعظم حضرت سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی)

۞...... صفحات :48 }...... ہدیہ :

۞ ملنے کے پتے ۞

☆...... سُنّی پبلی کیشنز، دریا گنج، دہلی- 09867934085

☆...... اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد- 09502314649

☆...... مکتبہ انوار مصطفیٰ، مغلپورہ، حیدرآباد- 09966352740

☆...... مکتبہ نور الاسلام، شاہ علی بنڈہ، حیدرآباد- 09966387400

☆...... مکتبہ شیخ الاسلام، احمد آباد، گجرات۔ 09624221212

☆...... عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد- 09440068759

☆...... محدث اعظم مشن، محبوب نگر، تلنگانہ- 09848155170

☆...... مدنی فاؤنڈیشن، ہبلی، کرناٹک۔ 08147678515

انتساب

امام اعظم

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی



غوث اعظم

سید محی الدین عبد القادر جیلانی



ہم شبیہ غوث اعظم

سید علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی



مجدد اعظم

امام احمد رضا خان قادری بریلوی



محدث اعظم

سید محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی



سرکار کلاں

سید مختار اشرف اشرفی جیلانی کچھوچھوی



شیخ الاسلام والمسلمین، رئیس المحققین، اشرف المرشدین

حضرت علامہ مولانا سید محمد مدنی اشرفی الجیلانی کچھوچھوی

عرض ناشر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے جو تمام جہانوں کا خالق و مالک ہے۔ بعد حمدِ خدائے تعالیٰ، بے شمار درود وسلام شاہِ لولاک، رسول پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، ان کے اہلِ بیت پر، ان کے محبوب اصحاب پر اور ائمہ شریعت وطریقت پر۔

ربِ غفار اپنے بندوں کو بخشنا چاہتا ہے، وہ اپنے بندوں کو بخشش کی طرف بلاتا ہے، چنانچہ فرمایا:

سَارِعُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ

[آلِ عمران؛۳:۱۳۳]

ترجمہ:

"اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنّت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان وزمین آجائیں پرہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔"

اور فرمایا:

سَابِقُوۡۤا اِلٰی مَغۡفِرَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ

[الحدید؛۵۷:۲۱]

ترجمہ:

"بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور اس جنّت کی طرف جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ۔"

پھر گُناہوں کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ جن کا تعلق حقوق اللہ سے ہے، دوسرے وہ جن کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ حقوق اللہ، اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہیں چاہے تو معاف کردے چاہے تو نہ کرے، اور حقوق العباد کی معافی کی سبیل یہ ہے کہ بندہ معاف کرے۔ متعدد علماءِ

اسلام نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اوراس سے متعلق آیات واحادیث کوجمع کیا۔

اُن میں سے ایک رسالہ "اَلْخِصَالُ الْمُکَفِّرَۃُ لِلذُّنُوبِ الْمُتَقَدِّمَۃِ وَالْمُتَأَخِّرَۃ"بھی ہے جوعلامہ حافظ ابن حجرعسقلانی کی تالیف ہے، جسے پہلی بار ہمارے محترم دوست ڈاکٹر حامد علیمی زید مجدہٗ نے اردوزبان میں منتقل کیااوراس میں واردنصوص کی تخریج اوراس پر مفید حواشی کا اضافہ کیا۔اس ترجمہ کی پہلی اشاعت"جمیعت اشاعت اہل سنت،کراچی" سے ہوئی ہے۔اب انڈیامیں پہلی بار اشاعت کی سعادت "**اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن**"حاصل کررہی ہے۔ میں مشکور ہوں حضرت علامہ مولاناعرفان ضیائی،حضرت علامہ مفتی محمد عطاءاللہ نعیمی، حضرت علامہ مفتی مختاراشرفی اوردیگراراکین جمیعت اشاعت اہل سنت کاکہ انہوں نے میرا علمی تعاون کیااورہند سے شائع کرنے کی اجازت دی۔

"**اشرفیہ اسلامک فاونڈیشن**" نے اپنے اشاعتی منصوبوں کے تحت حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کچھوچھوی مدظلہ العالی کی عمر مبارک کی نسبت اتنے ہی علمی وتحقیقی رسائل وکتب شائع کرنے کا عزم کرچکی ہے۔اورالحمدللہ کئی نئے عنوانات پر بہت سی عربی کتب کواردومیں ترجمہ کرواچکی ہے،اورہنوزیہ سلسلہ جاری ہے۔اسی منصوبے کے تحت ائمہ حدیث وتصوف کے نایاب علمی رسائل کا ترجمہ بھی جاری ہے۔مشہورصوفی محدث امام ابن ابی دنیا(م:۲۸۱ ہجری) اورامام جلال الدین سیوطی شافعی (م:۹۱۱ ہجری) کے بہت سے رسائل جوانہوں نے علم حدیث وتصوف میں تحریرفرمائے تھے شائع کئے جارہے ہیں۔

دُعاہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اس خدمت قلیلہ کوقبول فرمائے، ہرکام کو پائے تکمیل تک پہنچائے،ناشرین واراکین "اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن" کومزید دینی وعلمی خدمت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور احباب اہل سنت کے لئے اس کتاب کونفع وفیض بخش بنائے! آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقیر غوثِ جیلاں وسمناں -

بشارت علی اشرفی

جدہ شریف،حجاز مقدس



مؤلّف کا تعارف - ایک نظر میں

نام ونسب: امام حافظ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن محمود بن احمد کنانی عسقلانی مصری شافعی معروف بہ ابن حجر۔

ولادت: آپ کی ولادت ۲۳ر شعبان المعظم ۷۷۳ھ مصر میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت: چار سال کی عمر تھی کہ والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا، جبکہ والدہ ماجدہ کا انتقال اُس وقت ہوا جب آپ بہت چھوٹے تھے۔ آپ کی پرورش یتیمی میں ہوئی۔ پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم مکمل پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس قدر زبردست قوتِ حافظہ عطا فرمائی تھی کہ آپ نے سورۂ مریم صرف ایک دن میں زبانی یاد کر لی۔ اس کے بعد اپنے استاد صدر الدین محمد بن محمد بن عبدالرزاق سفطی (متوفیٰ: ۸۰۸ھ) کی زیرِ نگرانی قرآن کریم پورا حفظ کیا جبکہ علمِ تجوید احمد بن محمد بن علی خیوطی (متوفیٰ: ۸۰۷ھ) سے حاصل کیا۔ اس کے بعد ادب وتاریخ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے متعلق علوم وفنون میں کمال حاصل کیا۔ مکہ مکرمہ میں ۷۸۵ھ میں شیخ عفیف الدین عبد اللہ بن محمد نیشاپوری سے سماعِ بخاری کیا۔ اس کے علاوہ دیگر شیوخ سے بھی صحیح بخاری پڑھی اور سُنی۔ کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ نے حجِ بیت اللہ کی سعادت سے بہرہ مند فرمایا۔

اساتذہ: آپ کے اساتذہ اور شیوخ کثیر تعداد میں ہیں، جن سے آپ نے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، یمن، دمشق، مصر اور فلسطین وغیرہ کے اسفار میں اکتسابِ فیض کیا، ان میں سے چند کو ذِکر کیا جاتا ہے:

زین الدین ابوالفضل عبدالرحیم بن حسین عراقی (متوفیٰ: ۸۰۶ھ) حدیث وعلومِ حدیث میں، امام اللغۃ والادب مجد الدین محمد بن یعقوب فیروزآبادی شیرازی (متوفیٰ: ۸۱۷ھ) سے قاموس وغیرہ، شیخ سلیمان بن عبدالناصر ابشیطی (متوفیٰ: ۸۱۱ھ) اور شمس الدین محمد بن علی بن محمد بن قطان (متوفیٰ: ۸۱۳ھ) سے عربی لغت اور فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ ان کے علاوہ شیخ الاسلام سراج الدین بُلقینی (متوفیٰ: ۸۰۵ھ)، حافظ سراج الدین ابن الملقّن (متوفیٰ: ۸۰۴ھ) اور شیخ برہان الدین

ابناسی (متوفیٰ:۸۰۲ھ) سے بھی فقہ میں اکتسابِ فیض کیا۔ شیخ بُلقینی نے ہی سب سے پہلے آپ کو درس وتدریس اور اِفتاء کی اجازت دی تھی۔ علمِ اُصول شیخ العزّ بن جماعۃ (متوفیٰ:۸۱۹ھ) سے حاصل کیا اور مہارتِ تامہ پائی۔

آپ سے ایک عالم نے فیض پایا، ان فیض یافتگان میں اپنے وقت کے بڑے بڑے مشاہیر کے اسماء ملتے ہیں۔ جب شیخ زین الدین عراقی کی وفات کا وقت قریب آیا تو پوچھا گیا: اپنا جانشین کس کو کیا؟ فرمایا: ابن حجر، پھر میرا بیٹا ابوزرعہ اور پھر ہیثمی۔

کُتب وتصانیف: امام ابن حجر عسقلانی شافعی نے میدانِ تصنیف وتالیف میں بہت سے جواہر وشہ پارے یادگار چھوڑے ہیں، جن سے آج بھی اہلِ علم اپنی پیاس بجھاتے ہیں، اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتے ہیں اور دلوں کو راحت بخشتے ہیں۔ ان میں سے چند نام حروفِ تہجی کے اعتبار سے ذِکر کیے جاتے ہیں:

۱۔ اتحاف المهرة باطراف العشرة۔ ❁ ۲۔ اسباب النزول۔ ❁ ۳۔ الاصابة فی تمییز اسماء الصحابة۔ ❁ ۴۔ بلوغ المرام من ادلّة الاحكام۔ ❁ ۵۔ تبصیر المنتبه فی تحریر المشتبه۔ ❁ ۶۔ تعجیل المنفعة برجال الائمة الاربعة۔ ❁ ۷۔ تقریب التهذیب فی اسماء رجال الحدیث۔ ❁ ۸۔ التلخیص الحبیر فی تخریج احادیث الرافعی الكبیر۔ ❁ ۹۔ تهذیب التهذیب۔ ❁ ۱۰۔ طبقات المدلسین۔ ❁

۱۱۔ فتح الباری فی شرح صحیح البخاری۔ ❁ ۱۲۔ لسان المیزان۔ ❁ ۱۳۔ نخبة الفكر و شرحها۔ ❁ ۱۴۔ النكت علیٰ كتاب ابن الصلاح۔ ❁

وفات: آپ کا وصال ذوالحجہ کے اواخر میں ۸۵۲ھ میں ہوا۔ مصر کے علاقہ قرافہ میں امام دیلمی کی مزار کے سامنے آسودۂ خاک ہوئے۔ آپ کے جنازے میں اکابر علماء ومشائخ اور اُمراءِ وقت کی تعداد کثیر تھی، کہا جاتا ہے کہ یہ اُس وقت کا سب سے بڑا جنازہ تھا۔ آپ کے بعد آپ جیسا کوئی نہیں آیا، اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمت ورضوان کی بارش برسائے اور اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے انہیں جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔



عرضِ مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرَضِيْنَ الَّذِيْ جَعَلَ مِنَ الْأَعْمَالِ وَالْأَقْوَالِ بِرَحْمَتِهٖ كَفَّارَةً لِذُنُوْبِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ وَعَلٰى آلِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ الطَّاهِرِيْنَ وَصَحْبِهٖ ذَوِي الْفَضْلِ وَالْكَرَامَاتِ أَجْمَعِيْنَ.

اھلِ حق کا عقیدہ:

انسانوں میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کے سوا کوئی بشر معصوم نہیں اور غیر معصوم سے کوئی نہ کوئی کلمہ غلط یا بیجا صادر ہونا کچھ نادر کالعدم نہیں، پھر سلف صالحین وائمۂ دین سے آج تک اہلِ حق کا یہ معمول رہا ہے: كُلٌّ مَّاْخُوْذٌ مِّنْ قَوْلِهٖ وَمَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ اِلَّا صَاحِبُ هٰذَا الْقَبْرِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، جس کی جو بات خلافِ اہلِ حق وجمہور دیکھی وہ اُسی پر چھوڑی اور اعتقاد وہی رکھا جو جماعت کا ہے کہ :يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ"۔(۱)

لہٰذا یہ کتاب پڑھتے وقت بھی یہ اُصول سامنے رہے!

کون سا گناہ نہیں بخشا جائے گا؟

اللہ تعالیٰ کفر کے علاوہ جس گناہ کو چاہے بخش دے گا، ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا○

[النساء؛۴:(۴۸)]

ترجمہ:

"بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جس نے خدا کا شریک ٹھہرایا اُس نے بڑے گناہ کا طوفان باندھا۔"

احادیث میں آتا ہے کہ اسلام، ہجرت اور حج گزشتہ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں، جیسا کہ کُتبِ حدیث اس پر شاہد ہیں۔

۱۔ ملخصاً از "فتاوٰی رضویہ"، جلد:۱۵، ص: ۴۶۴-۴۶۵۔

حقوق کی معافی کے لیے ضابطہ:

غیر معصوم سے جو گُناہ سرزد ہوتا ہے، وہ یا تو حقوق اللہ سے متعلق ہوتا ہے یا حقوق العباد سے۔ الحمدللہ کہ معافی، کریم۔ غنی۔ قدیر۔ رؤف۔ رحیم کے ہاتھ ہے اور کریم سے کرم کا ظہور ہی ہوتا ہے اور حقوق العباد میں بھی ملک دیان عزجلالہ نے اپنے دارالعدل کا یہی ضابطہ رکھا ہے کہ جب تک وہ بندہ معاف نہ کرے معاف نہ ہوگا اگر چہ مولیٰ تعالیٰ ہمارا اور ہمارے جان و مال وحقوق سب کا مالک ہے۔ اگر وہ بے ہماری مرضی کے ہمارے حقوق جسے چاہے معاف فرمادے تو بھی عین حق وعدل ہے کہ ہم بھی اسی کے اور ہمارے حقوق بھی اسی کے مقرر فرمائے ہوئے، اگر وہ ہمارے خون ومال وعزت وغیرہا کو معصوم ومحترم نہ کرتا تو ہمیں کوئی کیسا ہی آزار پہنچاتا، نام کو بھی ہمارے حق میں گرفتار نہ ہوتا۔ یوہیں اب اس حرمت وعصمت کے بعد بھی جسے چاہے ہمارے حقوق چھوڑ دے ہمیں کیا مجال عذر ہے مگر اس کریم رحیم جل وعلا کی رحمت کہ ہمارے حقوق کا اختیار ہمارے ہاتھ رکھا ہے، بے ہمارے بخشے معاف ہوجانے کی شکل نہ رکھی کہ کوئی ستم رسیدہ یہ نہ کہے کہ اے مالک میرے! میں اپنی داد کو نہ پہنچا۔

حدیث میں ہے: حضور پُرنور سید المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم فرماتے ہیں:

(اَلدَّوَاوِیْنُ ثَلَاثَةٌ، فَدِیْوَانٌ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَیْئاً، وَدِیْوَانٌ لَا یَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِ شَیْئاً، وَدِیْوَانٌ لَا یَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَیْئاً. فَأَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ مِنْهُ شَیْئاً فَالْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِ شَیْئاً فَظُلْمُ الْعَبْدِ نَفْسَهُ فِیْمَا بَیْنَهُ وَبَیْنَ رَبِّهِ مِنْ صَوْمِ یَوْمٍ تَرَکَهُ أَوْ صَلَاةٍ تَرَکَهَا، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَغْفِرُ ذٰلِكَ إِنْ شَآءَ وَیَتَجَاوَزُ إِنْ شَآءَ، وَأَمَّا الدِّیْوَانُ الَّذِیْ لَا یَتْرُكُ اللّٰهُ مِنْهُ شَیْئاً فَمَظَالِمُ الْعِبَادِ بَیْنَهُمُ الْقِصَاصُ لَا مُحَالَةَ).(۱)

ترجمہ:

”دفتر تین ہیں، ایک دفتر میں اللہ تعالیٰ کچھ نہ بخشے گا اور ایک دفتر کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں اور ایک دفتر میں اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا۔

۱۔ مسند احمد بن حنبل، برقم: ۲۵۵۰۰، دار احیاء التراث العربی بیروت، ج:۷، ص:۳۴۲/ والمستدرک للحاکم، کتاب الاھوال، باب جعل اللہ القصاص بین الدواب، المکتب الاسلامی، بیروت، ج:۴، ص:۶۷۴-۴۷۵۔

وہ دفتر جس میں اصلاً معافی کی جگہ نہیں وہ تو کفر ہے کہ کسی طرح نہ بخشا جائے گا اور وہ دفتر جس کی اللہ عزوجل کو کچھ پروا نہیں وہ بندے کا گُناہ ہے خالص اپنے اور اپنے رب کے معاملہ میں کہ کسی دن کا روزہ ترک کیا یا کوئی نماز چھوڑ دی، اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے معاف کردے اور درگزر فرمائے اور وہ دفتر جس میں سے اللہ تعالیٰ کچھ نہ چھوڑے گا وہ بندوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم ہے کہ اس میں ضرور بدلہ ہونا ہے۔"

یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

(لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ تَنطحُهَا).(۱)

ترجمہ:

"بیشک روز قیامت تمہیں اہل حقوق کو ان کے حق ادا کرنے ہوں گے یہاں تک کہ مُنڈی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جائے گا کہ اسے سینگ مارے۔" ایک روایت میں فرمایا:

(حَتَّى الذَّرَّةُ مِنَ الذَّرَّةِ)(۲)

ترجمہ:

"یہاں تک کہ چیونٹی سے چیونٹی کا عوض لیا جائے گا۔"

محشر میں معاوضہ میں کیا دیا جائے گا؟

پھر وہاں روپے اشرفیاں تو ہیں نہیں کہ معاوضہ حق میں دی جائیں طریقہ ادا یہ ہوگا کہ اس کی نیکیاں صاحبِ حق کو دی جائیں گی، اگر ادا ہو گیا غنیمت، ورنہ اس کے گُناہ اُس پر رکھے جائیں گے یہاں تک کہ ترازوئے عدل میں وزن پورا ہو۔(۳)

حقوق العباد کی معافی کا قاعدہ:

حقوق العباد کی معافی کے سلسلہ میں شریعتِ مطہرہ کا قاعدہ یہی کہ یہ حقوق اُن کے معاف

۱۔صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب نصر الاخ ظالماً او مظلوماً، قدیمی کتب خانہ کراچی، ج:۲،ص:۳۲۰۔ومسند احمد بن حنبل، المکتب الاسلامی بیروت، ج:۲،ص:۳۰۱۔

۲۔مسند امام احمد بن حنبل، المکتب الاسلامی بیروت، ج:۲،ص:۳۶۳۔

۳۔امام احمد رضا خان، فتاویٰ رضویہ، ج:۲۴،ص:۴۶۰-۴۶۵۔

کیے بغیر معاف نہ ہوں گے، لہٰذا مروی ہے کہ حضور اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "غیبت زنا سے سخت تر ہے"، کسی نے عرض کی: یہ کیونکر؟ فرمایا: "زانی توبہ کرے تو اللہ قبول فرمالیتا ہے، جبکہ غیبت کرنے والے کی مغفرت اُس وقت تک نہ ہوگی جب تک وہ نہ بخشے جس کی غیبت کی ہے۔" (۱)

پھر یہاں دنیا میں قصور معاف کرالینا آسان ہے، قیامت کے دن اس کی امید مشکل ہے۔ ہاں کریم ورحیم مالک ومولیٰ جل جلالہ وتبارک وتعالیٰ جس پر رحم فرمانا چاہے گا، تو یوں کرے گا کہ حق والے کو بے بہا قصورِ جنت معاوضہ میں عطا فرما کر حق معاف کرنے پر راضی کردے گا، ایک کرشمۂ کرم میں دونوں کا بھلا ہوگا نہ اس کی حسنات اسے دی گئیں نہ اس کی سیأت اس کے سر رکھی گئیں نہ اس کا حق ضائع ہونے پایا، بلکہ حق سے ہزاروں درجے بہتر افضل پایا:

رحمتِ حق کی بندہ نوازی　　ظالم ناجی، مظلوم راضی

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو کہ رب عزوجل قیامت کے دن مسلمانوں میں صلح کرائے گا۔" (۲)

ایک شُبہ کا اِزالہ:

ان روشن دلائل سے ہمارے ملک کے ایک گمراہ واعظ کے باطل شُبہ کا رد ہوجاتا ہے کہ جو وہ اپنی گمراہ کُن باتوں سے پیدا کرتا ہے کہ لوگو! دیکھو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے اُس قاتل کو بخش دیا تھا جس نے سو قتل کیے تھے، اس سے پتہ چلا کہ بندوں کے حقوق اُن کے معاف کیے بغیر اللہ معاف فرمادیتا ہے، بندوں سے معاف کروانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔"

گُناهوں کی بخشش پر کُتب ورسائل:

عربی اور اردو زبان میں اس موضوع پر لکھی جانے والی کُتب کی تعداد بہت زیادہ ہے، ہمیں جو نام میسر آئے ان کو ذیل میں لکھا جاتا ہے:

۱۔ أعجب الإمداد فی مكفّرات حقوق العباد: امام احمد رضا خان حنفی۔

۲۔ بشارة المحبوب بتكفير الذنوب: شیخ عبد الرحمن بن خلیل قابونی اذرعی (متوفی: ۸۶۹ھ) نے باب اول میں اس عنوان کے تحت احادیث ذِکر کی ہیں۔ (الأعلام، ۳/۳۰۶)

۱۔ معجم اوسط، برقم: ۶۵۸۶، ج ۷، ص ۳۰۶۔ ملخصاً از فتاویٰ رضویہ، ج ۲۴، ص ۴۶۰۔ ۴۶۵۔
۲۔ مستدرک للحاکم، کتاب الاھوال، دار لفکر، ج ۴، ص ۵۷۶۔

۳۔ تفریح القلوب بالخصال المکفرۃ لما تقدم وما تأخر من الذنوب: شیخ ابوعبداللہ محمد بن محمد حطاب مالکی (902ھ-954ھ)۔[مخطوط] (أعلام، ۷/ ۵۸)

۴۔ جزء: حافظ زکی الدین عبدالعظیم منذری (متوفی: ۶۵۶ھ) صاحبِ ترغیب وترہیب نے اس جزء میں اگلے اور پچھلے گناہوں کی بخشش کے بارے میں وارد احادیث جمع کی ہیں۔

۵۔ الخصال المکفرۃ للذنوب المتقدمۃ والمتاخرۃ: حافظ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی۔ (متوفیٰ: ۸۵۲ھ)۔ (**جو آپ کے ہاتھوں میں ہے**)

۶۔ رسالۃ: ما تُغفر بہ الذنوبُ ما تقدّم منہا وما تأخر: شیخ برہان الدین ابراہیم بن محمد ناجی دمشقی شافعی کی تحریر ہے۔[مخطوط]

۷۔ الذخیرۃ الکثیرۃ فی رجاء المغفرۃ للکبیرۃ: علامہ ملّا علی قاری حنفی (متوفیٰ: ۱۰۱۴ھ) کا رسالہ ہے۔ جس میں مزدلفہ کی رات حاجیوں کی بخشش کے بارے میں احادیث جمع کی گئی ہیں، اس کا اردو ترجمہ حضرت علامہ مختار اشرفی مہتمم جامعۃ النور نے کیا ہے جبکہ تخریجِ نصوص کا کام مولانا بلال معروف نے کیا ہے۔

۸۔ شرح الصدور وتنویر القلوب فی الأعمال المکفرۃ للمتأخر والمتقدم من الذنوب: شیخ علی بن عبدالقادر بن محمد طبری حسینی شافعی مکی (متوفی ۱۰۷۰ھ) (ھدیۃ العارفین: باب العین، ۱/۴۰۴)

۹۔ شفاء الأسقام والآلام بما یکفّر ما تقدّم وما تأخّر من الذنوب والآثام: شیخ محمد بن جعفر کتانی کی تصنیف ہے۔

۱۰۔ ضیاء الشمس الضاحیۃ علی الحسنات الماحیۃ للذنوب المتقدّمۃ والآتیۃ: شیخ عبدالحمید قُدس بن محمد علی خطیب کی تصنیف ہے۔

۱۱۔ غایۃ المطلوب وأعظم المنۃ فیما یغفر اللہ تعالی بہ الذنوب ویوجب الجنۃ: شیخ عبدالرحمن بن علی بن محمد معروف بہ ابن دِیبع (متوفی: ۹۴۴ھ) کی کتاب ہے، اس کی باب ثانی کی فصل اول میں اس ضمن میں احادیث نقل کی ہیں۔ (ھدیۃ العارفین، باب العین، ۱/۲۸۸)

۱۲۔ المقالات المسفرۃ عن دلائل المغفرۃ [فصول فی غفران الذنوب]: امام نور الدین علی بن عبداللہ بن احمد سمہودی کی تصنیف ہے، جو ابن حجر عسقلانی کی کتاب کی تلخیص کے

ساتھ شائع ہوئی ہے۔

۱۳۔ منظومة: طیب بن عبد المجید بن کیران نے اسے امام جلال الدین سیوطی کے "موطأ" پر حواشی سے اخذ کیا ہے۔

۱۴۔ منظومة المكفّرات لكلّ ذنب سابق وآت: شیخ عبداللہ بن محمد بیتوشی کردی کا منظوم کلام ہے، اس کی شرح" المبشرات لكل ذنب سابق وآت" کے نام سے کی ہے۔

۱۵۔ منظومة: امام جلال الملۃ والدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی شافعی۔

۱۶۔ منظومة: شیخ عبداللہ بن الحاج ابراہیم علوی شنقیطی نے تیس ابیات لکھ کر اس کی شرح کی ہے۔[مخطوط] (هدية العارفين، باب العين، ۱/۲۵۶)

۱۷۔ النبذة المختصرة فی معرفة الخصال المكفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة: شیخ جمال الدین محمد بن عمر یمنی معروف بہ بحرق (متوفی: ۹۳۰ھ) کی تصنیف ہے، انہیں ہندستان میں زہر دے کر شہید کیا گیا۔ (هدية العارفين: باب اللام، ۲/۶۹)

۱۸۔ الوجوه المسفرة عن تیسیر أسباب المغفرة: محمد بن عبدالدائم بن سلامہ معروف بہ ابن بنت المیلق کی تصنیف ہے۔

ترجمہ کرنے کے اسباب:

امام ابن حجر عسقلانی کی اس کتاب کا ترجمہ کرنے کا مقصد تو یہی سمجھ آتا ہے اور قارئینِ کرام کا بھی یہی مقصد ہونا چاہیے کہ اس میں مذکور اعمال واوراد کو حرزِ جاں بنائیں تاکہ رحمتِ الٰہی کے مستحق ہو کر دخولِ جنت کا مژدہ پائیں۔ اس لیے کہ بقول شاعر۔۔۔

رحمتِ حق "بہا" نہ می جوید
رحمتِ حق "بہانہ" می جوید

یہی وجہ ہے کہ پہلے خیال کیا تھا کہ اس کا نام "گناہ بخشوانے والے اعمال" رکھا جائے، پھر دل میں خیال گزرا کہ اس کے بجائے "بخشش کے بہانے" نام رکھا جائے، تاکہ یہ کتاب عامل کے لیے "بخشش کا بہانہ" بن جائے۔ اللہ تعالیٰ بلاحساب وکتاب اپنی رحمت سے ہماری بخشش فرمائے۔

کتاب کا تعارف:

امام ابن حجر عسقلانی کی اس کتاب کا عکس راقم کے پاس مطبوع بھی ہے اور مخطوط بھی۔ اس

میں کُل ۷۶ احادیث ہیں، کتاب کے شروع میں اگلے اور پچھلے گُناہوں کی بخشش کے جواز سے متعلق کلام کیا ہے، پھر اصل مدعا پر احادیث وارد کیں ہیں۔ دراصل آپ سے گُناہ بخشوانے والے اعمال سے متعلق کچھ لکھنے کو کہا گیا تھا، آپ نے اسے لکھنا شروع کیا اور فقہی ابواب پر اس رسالہ کو مرتب کیا، یہ رسالہ تحقیق کے ساتھ مطبوع ہو چکا ہے البتہ ہمارے علم کے مطابق اردو زبان میں اس کا کوئی ترجمہ اب تک (۰۷ رجون ۲۰۱۵ء) شائع نہیں ہوا۔

معاملہ کچھ یوں ہے کہ آج سے دو سال قبل رمضان المبارک (۱۴۳۴ھ) میں چالیس احادیث کو جمع کرنے کا ارادہ کیا، موضوع یہ قرار پایا کہ گُناہ بخشوانے والے اعمال سے متعلق احادیث جمع کی جائیں۔ چنانچہ توکلاً علی اللہ کام شروع کیا اور پچاس سے زائد احادیث پر اطلاع پائی جن میں ہمارے مدعا سے متعلق مواد تھا، پھر نہ جانے کہاں اور کب وہ احادیث اور اُن کا ترجمہ گُم ہو گیا، پھر تقریباً ایک سال بعد بحمد اللہ تعالیٰ مل گیا۔ اس کے بعد امام ابن حجر عسقلانی شافعی کی اس تصنیف کی اطلاع ملی۔ چنانچہ اسے تلاش کر کے اس کا ترجمہ شروع کیا جو مختلف نشستوں میں کمپوزنگ کے ساتھ مکمل ہوا۔

شیخ محمد بن ابی بکر الدیری ناصری قادری تلمیذِ امام ابن حجر کے نسخے میں چند احادیث متعلق بہ موضوع تھیں چنانچہ انہیں بھی شامل کر کے ترجمہ کر دیا گیا ہے، اس کے علاوہ گُناہ بخشوانے والے اعمال کے عنوان سے جو احادیث جمع کیں تھیں، اُن میں سے صرف ۳۹ کو آخر میں شامل کیا ہے، اس طرح کُل تعداد مدعا سے متعلق احادیث کی ۱۲۸ ہو گئی ہے، فالحمد للہ علیٰ ذلك۔ عوام الناس اور طلبۂ کرام کے لیے مفید حواشی کا اضافہ کیا گیا ہے اور مقدور بھر حوالہ جات کی تخریج کر دی گئی ہے۔

ترجمہ کرتے وقت جو کام کیے گئے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ امام ابن حجر عسقلانی شافعی مصری کا تعارف۔

۲۔ حتیٰ المقدور ترجمہ کو آسان زبان میں پیش کرنے کی کوشش۔

۳۔ قرآنی آیات کا ترجمہ مشہور ترجمۂ قرآن ”کنز الایمان“ سے۔

۴۔ حسبِ مناسب عنوانات کا قیام، تاکہ قاری کی دلچسپی برقرار رہے۔

۵۔ مقدمہ میں گُناہوں کی معافی سے متعلق ایک قاعدہ کے بیان۔

۶۔ فتاویٰ رضویہ وغیرہ کُتب سے بعض مفید حواشی کا اہتمام۔

۷۔ مترجم کی اِضافہ کردہ احادیث کی تخریج کا اہتمام۔

۸۔ مقدمہ میں نفسِ موضوع پر کُتب ورسائل کا ذِکر۔

۹۔ مقدمہ میں ایک جاہل گمراہ واعظ کا رد۔

اور ۱۰۔ فہرست موضوعات ومصادر کا اہتمام۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

الحمد للہ تعالیٰ اس اردو ترجمہ کو تحقیق وتخریج کے ساتھ پہلی مرتبہ ہند سے شائع کرنے کی سعادت "**اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن**، حیدرآباد، دکن" کے حصہ میں آرہی ہے، جو اب تک تقریباً 18 مختلف نایاب اور مفید کُتب ورسائل شائع کرچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے تا قیامِ قیامت جاری وساری رکھے اور ہمیں ان کے ساتھ اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تعاون کرتے رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آخر میں قارئین کرام سے گزارش ہے کہ وہ مؤلف، مترجم اور ناشر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ ہمارا حامی وناصر ہو، آمین۔

ڈاکٹر حامد علی علیمی

شعبان/۱۴۳۶ھ/ جون/ ۲۰۱۵ء

کراچی



مقدمۂ مؤلّف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ محمد بن ابی بکر الدیری ناصری قادری اپنے قاہرہ کے سفر کا ذِکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میں نے حافظ العصر شیخ الاسلام امام المحدثین شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی شافعی (متوفیٰ: ۸۵۲ھ) کی بعض مختصر و جامع کُتب کی قراءت کی جن میں ایک شاندار کتاب بنام "اَلْخِصَالُ الْمُکَفِّرَۃ لِلذُّنُوْبِ الْمُتَقَدِّمَۃِ وَالْمُتَأَخِّرَۃ" بھی ہے، میں نے اسے نفسِ موضوع پر بے مثل موتی کی طرح پایا ہے، اس کی قدر و قیمت اہلِ علم ہی جانتے ہیں۔ مجھ سے بعض طلبہ نے اس کے معانی کی تلخیص کرنے کو کہا، میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں استخارہ کیا اور اس کی روایات اور طرق کی تلخیص اس طرح کر دی کہ معانی و مضمون میں کوئی خلل نہیں ہوگا۔
چنانچہ شیخ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی شافعی فرماتے ہیں:

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جو گُناہوں کو بخشنے والا ہے اگرچہ بہت زیادہ ہوں اور تکالیف کو دُور کرنے والا ہے اگرچہ پختہ ہوگئی ہوں، میں اُسی کی حمد و ثنا کرتا ہوں اور اُسی کے لیے تمام تعریف ہے، اُسی کے قبضے میں ہر چیز کی ملکیت ہے، جو چاہے کرے اور اختیار کرے، اُسی کے لیے ہمیشہ کے لیے حکم و اَمر ہے، وہی مالک بہت بخشنے والا ہے۔ میں اُسی کی تعریف بیان کرتا ہوں کیونکہ اُسی کے لیے تمام تعریف ہے، ایمان کی مضبوط رسّی تھامے ہوئے، اور میں اُسی کا شکر ادا کرتا ہوں، کیونکہ اُسی کا شکر ادا کرنا احسان میں زیادتی کا سبب ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے، ملک میں اُس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی اُس کے سوا کوئی مدبّر ہے اُس چیز کا جس پر آسمان کا مدار ہے اور جس پر آسمان چلتا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں سیدنا محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں، جنہیں اُس نے لوگوں کی طرف ہدایت بھری رحمت و کامل برکت بنا کر بھیجا ہے، اللہ تعالیٰ اُن پر درود و سلام بھیجے اور اُن کی آل واصحاب پر جنہوں نے اُن کے ساتھ ہجرت کی اور اُن پر جنہوں نے رب کی طرف سے نازل

کردہ ہدایت کی پیروی کی، مدد کی اور اُن کی تعظیم وتوقیر کی اور اُن پر بھی درود وسلام ہو جو اِن صحابہ کی احسان کے ساتھ پیروی کریں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

[الحشر:59:(10)]

ترجمہ:

"اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔"

اور ہمیشہ صلوٰۃ وسلام ہو اُن پر، جب تک فرقدان (۱) ستارے اور دن رات آتے جاتے رہیں۔

اما بعد:

یہ وہ احادیثِ نبوی ہیں، جنہیں میں نے بہت سی کُتب سے تلاش کر کے جمع کیا ہے، اِن کُتب میں بعض غریب (غیر معروف) ہیں اور بعض مشہور۔ اور یہ سب کی سب احادیث ایک عمدہ معنی کے تحت داخل ہیں اور وہ معنی اُس وعدہ پر عمل کرنا ہے، جس میں صادق ومصدوق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ اقدس سے اگلے اور پچھلے گُناہوں کی بخشش کا وعدہ آیا ہے۔ اِس کتاب کی تدوین کا باعث ایک سائل کا جواب بنا، جس کے حقوق اس مقصد کی جانب توجہ کا باعث بنے۔ بعض دوستوں نے مجھے بتایا کہ اس بارے میں حافظ زکی الدین عبدالعظیم المنذری کا ایک رسالہ بھی ہے، پس میں نے اُس کی تلاش شروع کی، یہاں تک کہ اُس پر مطلع ہو گیا، میں نے اُس میں اس موضوع سے متعلق کچھ چیزیں دیکھیں، میں نے اس تصنیف کے دوران اس سے مستفاد چیزوں کی جانب وہاں اشارہ کیا ہے، میں نے اُن احادیث کو جنہیں اس بارے میں جمع کیا ہے، ابواب پر مرتب کیا ہے، تاکہ طلبہ پر مراجعت کرنا آسان ہو جائے، میں نے اس کا نام

۱۔ فرقدان: یہ قطب شمالی سے قریب دو ستاروں ہیں۔ ان میں ایک ستارہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے اور اس سے مسافر رہنمائی حاصل کرتے ہیں، اسے "النجم القُطبی" بھی کہا جاتا ہے، اسی کے قریب اسی جیسا ایک چھوٹا ستارہ اور ہوتا ہے، ان دونوں کو "فرقدان" کہا جاتا ہے۔

"اَلْخِصَالُ الْمُكَفِّرَةُ لِلذُّنُوبِ الْمُتَقَدِّمَةِ وَالْمُتَأَخِّرَةِ" (یعنی: وہ کام جو اگلے اور پچھلے گُناہوں کا کفارہ بنتے ہیں) رکھا ہے۔اس سے پہلے کہ میں احادیث ذِکر کروں اور اُن کی نسبت کُتب کی طرف کر کے اُن کی صحت وضعف کو بیان کروں، میں سمجھتا ہوں کہ ایک فصل میں ائمہ کرام کا کلام، گُناہوں کی بخشش کے جواز میں ذِکر کروں۔

اگلے اور پچھلے گُناھوں کی بخشش کا جواز: ائمہ کرام نے مندرجہ ذیل احادیث پر یہ کلام کیا ہے۔

حدیث نمبر ۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ بدر کے بارے میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کی جانب نظرِ رحمت فرمائی اور اُن کے حق میں فرمایا: جو چاہو عمل کرو، بے شک میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

﴿تخریج حدیث﴾: یہ مشہور حدیث "صحیحین" (۱) میں حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے واقعے میں بروایت ابوعبدالرحمن سلمی از حضرت علی رضی اللہ عنہ مروی ہے۔لہٰذا ہم اس کی تخریج کے سلسلے میں کلام طویل نہیں کریں گے، ہاں مگر ایک روایت "لَعَل" (یعنی: ممکن ہے) کے الفاظ سے مروی ہے۔جبکہ ابن ابی شیبہ نے "مصنف" (۲) میں سندِ حسن کے ساتھ بالجزم اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کہ "جو چاہو عمل کرو" اُن لوگوں کی تکریم کے لیے ہے، اور اس سے مراد یہ ہے کہ بدری صحابی جو عمل کرے، اس سچے وعدے کی بنا پر اُس کا مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ایک قول یہ ہے کہ اُن کے بُرے اعمال بخش دیے گئے کہ گویا ہوئے ہی نہیں تھے۔ایک قول یہ ہے کہ یہ وعدہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ لوگ محفوظ ہیں اب اُن میں کسی سے بھی گُناہ سرزد نہیں ہوگا۔اسی معنی کی ایک حدیث عرفہ کے دن کے روزہ سے متعلق بھی ہے۔

حدیث نمبر ۲: امام مسلم حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ یومِ عرفہ کا روزہ گذشتہ اور آنے

۱۔صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الجاسوس، برقم: ۲۷۸۵؛ وصحیح مسلم، فضائل الصحابہ، باب من فضائل اہل بدر، برقم: ۴۵۵۰۔

۲۔مصنف ابن ابی شیبہ، جزء ۷، ص: ۵۳۹۔۵۴۰۔

والے دونوں سالوں کے گُناہوں کا کفارہ ہے۔(۱)

یہ حدیث اگرچہ آنے والے ایک سال سے مقید ہے تاہم اس میں یہ دلیل ہے کہ گُناہ واقع ہونے سے پہلے ہی اُن کا کفارہ ہوگیا، لہٰذا یہ حدیث بھی گُناہوں کی بخشش ہونے کے جواز پر شاہد ہے۔

حدیث نمبر ۳: ابن حبان اپنی صحیح میں اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے راوی، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ! میرے لیے دعا فرمائیں، حضور نے فرمایا: اے اللہ! عائشہ کے اگلے، پچھلے پوشیدہ اور اعلانیہ گُناہوں کو بخش دے۔(۲)

حدیث نمبر ۴: ابن ابی شیبہ اپنی "مصنف" میں حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اگلے، پچھلے، پوشیدہ علانیہ، خفیہ اور ظاہر اور جو قیامت تک ہونے والے ہیں سب کو بخش دیا۔(۳)

﴿تخریج حدیث﴾: یہ حدیث قوی مرسل ہے۔ طبرانی میں حدیثِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی شاہد ہے، نیز حافظ ابن عساکر نے حضرت امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بروایتِ مسعر بن خلیفہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بھی ایک روایت کی ہے۔(ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:) معلوم ہوا کہ نبی معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی اُمت کے بعض افراد کے لیے یہ دعا فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ ایسا ہونا ممکن ہے۔

حدیث نمبر ۵: حدیثِ عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یومِ عرفہ اُمت کے گُناہوں کی بخشش کی دعا کی تو تبعات (۴) کے علاوہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا قبول ہوگئی، پھر مزدلفہ کی صبح تبعات کی بخشش کی دعا بھی قبول ہوگئی۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام۔۔۔الخ، برقم: ۱۹۷۶۔

۲۔ صحیح ابن حبان، کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن مناقب الصحابۃ، برقم: ۷۲۳۴۔

۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ، جزء۷، ص ۴۹۳۔

۴۔ تبِعات: امام احمد رضا حنفی فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں: "حق العبد ہر وہ مطالبۂ مالی ہے کہ شرعاً اُس کے ذمہ کسی کے لیے ثابت ہو اور ہر وہ نقصان و آزار جو بے اجازت شرعیہ کسی قول، فعل، ترک سے کسی کے دین، آبرو، جسم، مال یا صرف قلب کو پہنچایا جائے۔ تو یہ دو قسمیں ہوئیں: اول کو دیون، ثانی کو مظالم اور دونوں کو تبعات اور کبھی دیون بھی کہتے ہیں"۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے، فتاویٰ رضویہ، رسالہ: اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد، ج: ۲۴، ص ۴۶۰۔

تبصرۂ ابن حجر:

آپ فرماتے ہیں: بے شک یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا مالک ہے، اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ ان کے بیچ میں اور جو کچھ اس گیلی مٹی کے نیچے ہے،" وہ جو چیز چاہے جسے چاہے عطا کر دے، اُسے کوئی روکنے والا نہیں۔ یہ بات ثابت ہے کہ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ کبھی بعض لوگوں کا سال کی کچھ راتوں میں عمل اس رات کی بہ نسبت زیادہ ہوتا ہے، اس کے باوجود شب قدر میں عمل کا ثواب دیگر راتوں کی بہ نسبت تیس ہزار گنا زائد ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہے دے کیونکہ اللہ تعالیٰ فضل عظیم کا مالک ہے۔

آپ مزید فرماتے ہیں: اب ہم اپنے مدعا پر احادیث لاتے ہیں، جن میں اگلے اور پچھلے گُناہوں کی بخشش کا وعدہ کیا گیا ہے، میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ اس کا فائدہ ہمیں بھی پہنچائے کیونکہ وہی قریب اور قبول کرنے والا ہے، اُس کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں، میں اُسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

طہارت کے باب میں وارد احادیث

حدیث نمبر ۶: حمران بن ابان کہتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک سرد رات وضو کے لیے پانی منگوایا آپ نماز کے لیے جا رہے تھے، میں پانی لے آیا، آپ نے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر بار بار پانی ڈالا، میں نے کہا: بس کریں، آپ مکمل طریقے سے وضو کر چکے ہیں اور یہ رات سخت سرد بھی ہے، آپ نے فرمایا: اور پانی ڈالو کہ بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا: کوئی بندہ مکمل طریقہ سے وضو نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔

﴿تخریج حدیث﴾: یہ مذکورہ دونوں کُتب میں مروی ہے، امام نسائی کے شیخ حافظ ابو بکر احمد بن علی بن سعید مروزی نے مسندِ عثمان رضی اللہ عنہ میں اسی سند سے ابو بکر بن شیبہ سے روایت کی ہے، صرف ابو بکر اسے روایت کرنے میں تنہا نہیں بلکہ محدثین کی ایک جماعت نے اس کی متابعت کی ہے، جن میں محمد بن سعید بن یزید بن ابراہیم تستری بھی ہیں۔ ابو بکر بزار نے اپنی مسند میں خالد بن مخلد سے روایت کرنے کے بعد کہا: محمد بن کعب قرظی از حمران کی سند سے اس

حدیث کے علاوہ ہمیں کوئی حدیث معلوم نہیں۔

میں (ابن حجر عسقلانی) کہتا ہوں: اصل حدیث، "صحیحین" میں بطریق حمران بن عثمان مختلف الفاظ کے ساتھ وضو کی فضیلت میں ہے، جن میں کسی میں "وَمَا تَأَخَّرَ" کے الفاظ نہیں۔

حدیث نمبر ۷: امام مسلم نے بطریق زید بن اسلم از حمران ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: "جو اس طرح وضو کرے اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔"

حدیث نمبر ۸: بخاری میں بطریق معاذ بن عبد الرحمن از حمران ان الفاظ کے ساتھ ہے: حمران بن ابان کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا، آپ نے وضو کیا اور عمدہ وضو کیا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا: جو کوئی اس طرح وضو کرے پھر مسجد آئے اور دو رکعت ادا کرے پھر بیٹھ جائے، اُس کے پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

﴿تخریج حدیث﴾: "صحیحین" میں ان کے علاوہ مختلف الفاظ کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے، جن میں کسی میں بھی یہ: "مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ" کے الفاظ نہیں ہیں۔

رُواۃِ حدیث پر کلام:

محمد بن کعب قرظی کی حدیث "صحیحین" میں ہے، ہاں شیخین نے اسے حمران سے روایت نہیں کیا ہے، حمران تابعی مدنی ہیں، امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بصرہ میں آ کر سکونت اختیار کر لی اور یہیں انتقال ہوا۔ بنی مروان کی حکومت میں معزز و مکرم رہے۔ لہذا محمد بن کعب کا اِن سے سماعت کرنا ممکن ہے، یہ الگ بات ہے کہ آپ تابعی ہیں جنہوں نے حضرات صحابہ کرام وغیرہ کا دور پایا۔

ان سے راویت کرنے والے دوسرے راوی اسحق بن حازم بھی مدنی ہیں، امام احمد اور یحییٰ بن معین نے توثیق کی ہے، عبد الرحمن بن مہدی نے باوجود اپنی جلالت کے اِن سے روایت کی ہے۔ امام ابوداود کہتے ہیں: ان سے روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ زکریا ساجی نے کہا قدری تھے، اس وجہ سے ابو الفتح ازدی نے ضعفاء میں ذِکر کیا ہے۔ (میں کہتا ہوں:) یہ صدوق ہیں ان میں کوئی وجہِ جرح نہیں۔

خالد بن مخلد کوفی ہے، اکثر احادیث اہلِ مدینہ سے مروی ہیں، امام بخاری کے شیوخ

میں سے ہے، شیخین نے روایت کی ہے۔ عجلی، صالح جزرہ اور ابوداود وغیرہ نے توثیق کی ہے۔ ابو حاتم رازی نے کہا: اس کی حدیث لکھی جائے گی اور استدلال نہیں کیا جائے گا۔ شاید یہ اس قول کی وجہ سے ہو کہ تشیع (۱) میں غالی تھا۔ احمد بن حنبل نے کہا: اس کی کچھ مناکیر ہیں۔ میں (ابن حجر) کہتا ہوں: ان کی روایت کو ابو احمد بن عدی نے کامل میں جمع کیا ہے جس میں اس حدیث کا ذِکر نہیں۔

نماز کے باب میں وارد احادیث

حدیث نمبر ۹: ابوعوانہ اسفرائینی نے اپنی مُستخرج (۲) علیٰ صحیح مسلم میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اذان سُنے، ایک راویت میں ہے جو اذان میں: "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ"، سُنتے ہوئے یہ کہے: "أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْناً وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيّاً"، (۳) اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ (۴)

ایک روایت میں ہے: "وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلاً"، (۵) اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔" ایک شخص نے کہا: اے سعد! کیا اگلے اور

۱۔ تشیع اور رفض میں فرق: یہ دونوں ازقسم بدعت سے ہیں، چنانچہ "فتاویٰ رضویہ" جلد ۲۸، ص ۷۷۔۷۸ میں ہے: "تقریب التہذیب کے قول "رمی بالتشیع" سے دھوکا کھا کر راوی پر رفض کا عیب لگانا بڑی نری جہالت ہے، رفض و تشیع میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ بسا اوقات لفظ تشیع کا اطلاق حضرت مولا علی کو عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت دینے پر ہوتا ہے حالانکہ یہ بالخصوص ائمۂ کوفہ کا مذہب ہے، صاحب تقریب نے خود بھی "ہدی الساری" میں فرمایا: تشیع حضرت علی کی صحابہ سے زائد محبت کا نام ہے، تو اگر کوئی آپ کو ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتا ہے تو وہ غالی شیعہ ہے اور اس کے ساتھ گالی اور بغض کا اظہار کرے تو غالی رافضی ہے۔ الخ۔"

۲۔ مستخرج کی تعریف: حدیث کی وہ کتاب، جس میں کسی اور کتاب کی احادیث کو ثابت کرنے کے لیے ان احادیث کو مصنفِ کتاب کے شیخ یا شیخ الشیخ کی دیگر اسناد سے وارد کیا جائے، جیسے مستخرج لابی نعیم علی البخاری۔ (علامہ غلام رسول سعیدی، تذکرۃ المحدثین، فرید بک اسٹال، لاہور، ص ۳۵)

۳۔ یعنی: میں گواہی دیتا ہوں کہ "اللہ کے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں، میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔"

۴۔ مسندابی عوانۃ، ج: ۱، ص: ۳۴۰۔

۵۔ یعنی: "اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔"

پچھلے سب بخش دیے جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح کی فضیلت میں

حدیث نمبر ۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس بن مطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے چچا! کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں، کیا میں تمہیں تحفہ نہ دوں، کیا میں تم سے محبت نہ رکھوں، کیا میں تمہیں دس باتیں ایسی نہ بتاؤں کہ جب تم انہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے پہلے اور بعد کے، نئے اور پُرانے، خطاً اور عمداً، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور علانیہ سب گُناہوں کو بخش دے گا، وہ دس باتیں یہ ہیں کہ تم چار رکعات نفل اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھو، پس جب پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو تو کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ یہ کہو: "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَر"، پھر رکوع کرو اور یہی تسبیح دس بار کہو، پھر رکوع سے اُٹھو اور دس بار یہ تسبیح کہو، پھر سجدے میں جاؤ اور دس بار یہ تسبیح کہو، پھر سجدے سے سر اُٹھاؤ اور دس بار یہ تسبیح کہو، پھر دوبارہ سجدے میں جاؤ اور دس بار یہ تسبیح کہو، پھر کھڑے ہو کر دس بار یہ تسبیح کہو، تو یہ (۷۵) پچھتر مرتبہ ہر رکعت میں کہنا ہے، اسی طرح چاروں رکعات میں کرنا ہے، ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ پڑھنا، اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو، اگر یہ نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک مرتبہ، یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو زندگی میں ایک مرتبہ ضرور پڑھنا۔

﴿تخریج حدیث﴾: اسی طرح امام ابوداود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جبکہ اس باب میں محدث ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں حدیث ذِکر کی، اور باب صلاۃ التسبیح میں کہا: اگر یہ حدیث صحیح ہو تو میرے دل میں اس اسناد میں کلام ہے۔

نماز میں "آمین" کہنے کی فضیلت

حدیث نمبر ۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جب امام: (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ) کہے، تو تم لوگ آمین کہو کہ ملائکہ بھی آمین کہتے ہیں، پس جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا، اس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا: جب امام: (غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ) کہے، تو تم لوگ آمین کہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب امام: (غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ) کہے، تو تم لوگ آمین کہو کہ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہو گیا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۱۴: امیر المؤمنین علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے چاشت کی دو رکعتیں ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے پڑھیں، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے اس کے بدلے دو سو نیکیاں لکھے گا، دو سو گناہ مٹائے گا اور دو سو درجات بلند کرے گا اور اُس کے تمام اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے گا سوائے قصاص کے۔

نمازِ جمعہ کے بعد پڑھے جانے والے اوراد کی فضیلت

حدیث نمبر ۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلو بدلنے سے پہلے سورۂ فاتحہ، سورۂ اِخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس سات سات مرتبہ پڑھی، اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور مسلمانوں کی تعداد کے برابر اجر ملے گا۔

حدیث نمبر ۱۶: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے جمعہ کے دن سورۂ فاتحہ، سورۂ اِخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھی وہ اِس جمعہ سے اگلے جمعہ تک محفوظ رہے گا۔

روزے کے باب میں وارد احادیث

حدیث نمبر ۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں رمضان میں قیام کا حکم دیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے: جس نے ماہِ رمضان میں ایمان اور ثواب کے لیے قیام کیا، اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ماہِ رمضان میں ایمان اور ثواب کے لیے قیام کیا، اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں

گے۔(۱)

حدیث نمبر ۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کے لیے رکھے، اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ماہِ رمضان میں ایمان اور ثواب کے لیے قیام کیا، اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کے لیے رکھے اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور جس نے شب قدر میں ایمان اور ثواب کے لیے قیام کیا، اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔(۲)

حدیث نمبر ۲۲: جس نے رمضان کے روزے ایمان اور ثواب کے لیے رکھے اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

لیلۃ القدر میں قیام کی فضیلت

حدیث نمبر ۲۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شب قدر آخری عشرے میں ہے، جس نے ثواب کے لیے اس عشرے میں قیام کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے گا، یہ رات طاق راتوں میں ہے، انتیسویں، ستائیسویں، پچیسویں، تئیسویں یا رمضان کی آخری شب میں۔

حدیث نمبر ۲۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شب قدر کے متعلق پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ رمضان کے مہینے میں ہے، پس اسے آخری عشرے میں تلاش کرو، کہ بے شک یہ طاق راتوں میں ہے، اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا رمضان کی آخری شب میں، تو جس نے ان راتوں میں ایمان اور ثواب

۱۔مسند الامام احمد، ج:۲،ص:۳۸۵۔

۲۔اخرجہ النسائی فی الکبیر، ج:۲،ص:۸۸۔

کے لیے قیام کیا پھر اسے یہ رات مل گئی، تو اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۲۵ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہمیں شب قدر کے بارے میں بتائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ رمضان کے مہینے میں ہے، اسے آخری عشرے میں تلاش کرو، اور بے شک یہ طاق راتوں میں ہے، اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا اُنتیسویں یا رمضان کی آخری شب، جس نے اس میں ایمان اور ثواب کے لیے قیام کیا، اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۲۶ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں شب قدر کی خبر دی فرمایا: یہ رمضان کے مہینے میں ہے، اسے آخری عشرے میں تلاش کرو، کہ بے شک یہ طاق راتوں میں ہے، اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا اُنتیسویں یا رمضان کی آخری شب، جس نے اس میں ایمان اور ثواب کے لیے قیام کیا، اُس کے گزشتہ گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

عرفہ یعنی: ۹ ذوالحجہ کے دن کے روزے کی فضیلت

حدیث نمبر ۲۷ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے۔

حدیث نمبر ۲۸ : حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کے دن کا روزہ دو سال کے گُناہوں کا کفارہ ہے، گزشتہ اور آنے والے سال کا۔

ممکن ہے کہ پہلی روایت میں مذکور کلمات "اگلے اور پچھلے گُناہوں کی بخشش" سے مراد دو سالوں کے گُناہ ہوں۔

حج کے باب میں وارد احادیث

مسجدِ اقصیٰ سے احرام باندھنے کی فضیلت

حدیث نمبر ۲۹ : اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے حج یا عمرے کا احرام مسجدِ اقصیٰ سے مسجدِ حرام کے لیے باندھا اُس کے اگلے اور

پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے اور(۱) اُس کے لیے جنت واجب ہوجائے گی۔(۲)

حدیث نمبر ۳۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے حج عمرہ کا احرام باندھا اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں اور اُس کے لیے جنت واجب ہوجائی گی۔

حدیث نمبر ۳۱: حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بیت المقدس سے احرام باندھے، تو یہ اُس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔

حدیث نمبر ۳۲: کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میقات مقرر فرما دیے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالحلیفہ سے احرام باندھا تھا، انتھی۔

اللہ تعالیٰ کے لیے حج کرنے کی فضیلت

حدیث نمبر ۳۳: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کی رضا کے لیے حج کرنے آئے اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیتا ہے اور جن کے لیے وہ دعا کرے اُن کے حق میں اُس کی شفاعت قبول کرتا ہے۔(۳)

حدیث نمبر ۳۴: اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حاجی گھر سے نکلتا ہے، اللہ کی امان میں ہوتا ہے، پس اگر مناسک کی ادائیگی سے پہلے مرگیا تو اُس کا اجر اللہ کے ذمۂ کرم پر ہوگیا، اور اگر زندہ رہ کر مناسک ادا کر لیے تو اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا اور اس کام کے لیے ایک درہم خرچ کرنا، اللہ کی راہ میں اس کے سوا میں چالیس لاکھ خرچ کرنے کے برابر ہے۔

حدیث نمبر ۳۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مناسکِ حج ادا کرے اور اُس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں تو اُس کے اگلے

۱۔ شیخ محمد بن ابی بکر الدیری ناصری قادری کہتے ہیں: میں نے اسی طرح "واو" کے ساتھ نقل کیا ہے، جس سے پہلے "الف" (اَوْ) نہیں ہے۔ مترجم (عفی عنہ)

۲۔ سنن ابوداود، کتاب المناسک، برقم: ۱۷۴۱، وشعب الایمان، برقم: ۴۰۲۷۔

۳۔ حلیۃ الاولیاء، ج: ۷، ص: ۲۳۵۔

اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔(۱)

حدیث نمبر ۳۶: حضرت قاضی عیاض مالکی ”شفا شریف“ میں ذِکر کرتے ہیں: جو کوئی مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کرے اور اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے اور وہ قیامت کے دن امان والوں میں ہو گا۔

حدیث نمبر ۳۷: حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ والی روایت ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کے لیے مزدلفہ میں دعا فرمائی، وہ ہمارے مدعا میں ہے۔

جمعہ کے دن قراءت کرنے والی حدیث کا بیان نماز میں گزرا۔

سورۂ حشر پڑھنے کی فضیلت

حدیث نمبر ۳۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو سورۂ حشر کی آخری آیات پڑھے اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔(۲)

حدیث نمبر ۳۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ بستر پر آئے تو سورۂ حشر کی آخری آیات پڑھ لیا کرے۔(۳)

حدیث نمبر ۴۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنے لڑکے کو قرآن کی ناظرہ تعلیم دی، اللہ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا، اور جس نے اُسے قرآن یاد کرایا، تو ہر آیت پڑھنے کے بدلے اللہ تعالیٰ باپ کا ایک درجہ بلند فرمائے گا یہاں تک کہ وہ پورا قرآن پڑھ لے۔

تسبیح، تہلیل اور تکبیر کہنے کی فضیلت

حدیث نمبر ۴۱: سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ روزے، نماز ادائیگی اور صدقات کی کثرت کیا کرتی تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِن کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے اپنی مالی حالت (کی وجہ سے انفاق نہ کرنے) کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: عن

۱۔انظر المطالب العالیۃ، ج:۲،ص:۱۹۔

۲۔ذکرہ الثعلبی فی الکشف والبیان، ج:۹،ص:۲۸۹۔

۳۔آخری آیات یہ ہیں: ﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ○ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۚ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○﴾۔

قریب میں تمہیں اس چیز کے بارے بتاؤں گا جو اس کا عوض ہے، سو مرتبہ: "سُبْحَانَ اللّٰہِ" پڑھو کہ یہ سو غلام آزاد کرنے کی طرح ہے، سو مرتبہ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" پڑھو کہ یہ عمدہ اونٹ ہدیہ کرنے کی طرح ہے اور سو مرتبہ: "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" پڑھو، تو اللہ تمہارے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا۔

سفرِ سمندر میں وارد احادیث

حدیث نمبر ۴۲: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے سمندر میں تکبیر کہتے ہوئے چالیس موجیں کو گنا، اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا، اور بے شک موجیں گُناہوں کو مکمل جھاڑ دیتی ہیں۔

﴿تخریج حدیث﴾: ابوالحسن الربعی نے اسے "فضائل الشام" میں ذِکر کیا ہے۔

جہاد میں وارد احادیث

شہرِ عکا میں پہرا دینے کی فضیلت

حدیث نمبر ۴۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سمندر کے کنارے دو پہاڑوں کے درمیان ایک شہر ہے جس کا نام "عکا" (۱) ہے، جو اس میں خوشی سے جائے اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں اور جو اس سے کنارہ کش ہو کر باہر آئے اُس کے آنے میں برکت نہ ہوگی، وہاں ایک چشمہ ہے جس کا نام "چشمۂ بقر" (۲) ہے، جو اس کا پانی پیے اللہ تعالیٰ اُس کے پیٹ کو نور سے بھر دے گا اور جو اسے اپنے اوپر بہائے تو قیامت تک پاک رہے گا۔

﴿تخریج حدیث﴾: ابوالحسن الربعی نے اسے "فضائل الشام" میں ذِکر کیا ہے اور اس کی اسناد مجہول ہے۔

۱۔ شہرِ عکا: یہ ملک شام کے ساحلی علاقہ پر واقع ہے۔

۲۔ عین البقر: (چشمۂ بقر) یعنی: "بَیل کا چشمہ": یہ چشمہ شام میں "شہرِ عکا" سے قریب ایک زیارت گاہ ہے، جس کی زیارت کرنے مسلمان، نصاریٰ اور یہودی سب ہی آتے ہیں۔ ان لوگوں کے مطابق سیدنا آدم کو یہاں ایک بَیل ملا تھا، جس کے ذریعے آپ نے یہاں کی زمین میں کھیتی باڑی کی تھی۔ اسی چشمہ سے نزدیک امیر المؤمنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منسوب ایک زیارت گاہ بھی ہے، جس کے بارے میں عجیب وغریب حکایت بیان کی جاتی ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے: معجم البلدان، زیر عنوان "عین البقر")

ادب میں وارد احادیث

"۔۔۔جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں"۔اس کا بیان حج میں گزرا۔

[وہ حدیث یوں ہے:

حدیث نمبر ۴۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مناسکِ حج ادا کرے اور اُس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں تو اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔]

نابینا کو راستہ طے کرانے کی فضیلت

حدیث نمبر ۴۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو نابینا کو چالیس قدم راستہ طے کرائے اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا۔﴿تخریجِ حدیث﴾:امام ابوعبد اللہ بن مندہ نے اپنی "اَمالی" (۱) میں اسے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے، جبکہ اس حدیث کی توثیق امام احمد، یحییٰ بن معین اور ابوداود نے کی ہے۔

مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی فضیلت

حدیث نمبر ۴۶: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لیے کوشش کرے، چاہے پوری ہو یا نہ ہو، تو اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا اور اُس کے لیے جہنم اور نفاق سے براءت لکھ دے گا۔

مصافحہ کرنے کی فضیلت

حدیث نمبر ۴۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی محبت میں جب دو بندے آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں، (ایک روایت میں ہے: جب دو مسلمان ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اُن دونوں کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔(۲)

۱۔انظر کشف الخفاء، ج:۲،ص:۳۵۳۔

۲۔مسند ابویعلیٰ، ج:۵،ص:۳۳۴۔

کھانا کھانے اور لباس پہننے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا

حدیث نمبر ۴۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کھانا کھانے کے بعد یہ کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ" (۱)، اُس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے، اور جس نے کپڑا پہننے کے بعد یہ کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ" (۲)، اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (۳)

اسلام میں عمر رسیدہ ہونے کی فضیلت

حدیث نمبر ۴۹: یہ حدیث حضرت عبد اللہ بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، شداد بن اوس رضی اللہ عنہ، انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایات سے ہمیں پہنچی ہے۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان کی عمر چالیس سال ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ تین قسم کی بلائیں جنون، جذام اور برص کو اُس سے پھیر دیتا ہے اور جب پچاس سال ہوتی ہے، گُناہوں کا بوجھ کم فرما دیتا ہے، جب ساٹھ سال ہوتی ہے، اُس کو توبہ (وعبادت) نصیب فرماتا ہے، ستّر سال ہوتی ہے تو اُس کو آسمان کے فرشتے دوست رکھتے ہیں، (امام بغوی کی روایت میں ہے)۔۔۔تو آسمان والے اُسے دوست رکھتے ہیں، جب اَسّی سال ہوتی ہے، اُس کی نیکیاں قبول اور برائیاں معاف ہو جاتی ہیں، جب نوّے سال ہوتی ہے، اُس کے سب اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں اور وہ زمین میں اللہ عزوجل کا "قیدی" کہلاتا ہے اور اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جاتا ہے، (ایک روایت میں ہے)۔۔۔اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے گھر والوں کا شفیع بنا دیتا ہے۔

﴿تخریج حدیث﴾: میں (ابن حجر عسقلانی) کہتا ہوں: امام بغوی کی روایت درست ہے، جس کی موافقت ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں کی ہے اور اسی طرح میں نے شیخ ابراہیم بن احمد تنوخی سے پڑھا ہے، جبکہ ابن قانع کی اسناد میں غلطی ہوئی ہے۔

۱۔ یعنی: تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ کھلایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھے عطا کیا۔
۲۔ یعنی: تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے یہ میری طاقت وقوت کے بغیر پہنایا۔
۳۔ سنن ابو داود، کتاب اللباس، برقم: ۴۰۲۳۔

رُواۃِ حدیث: اس حدیث کے رواۃ میں مجھول الحال بھی ہیں، نیز اس حدیث میں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان اور عبداللہ بن ابوبکر صدیق کے درمیان رواۃ کا انقطاع بھی ہے۔ اس کی تفصیل آنے والی سطور میں ذِکر کی جائے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

حدیث کے دیگر طُرق

میں نے ایک جزء میں بروایت ابوشجاع سعدون بن محمد بن عبداللہ، جو رُواۃِ ابن ماجہ سے ہیں، میں دیکھا سعدون نے کہا: ہم سے ہمارے شیخ نے بیان کیا، احمد بن خلاد نے کہا ہم سے ہیثم بن عثمان واسطی نے بیان کیا، ہیثم بن عثمان نے کہا ہم سے تمیم بن ہیثم نے بیان کیا، تمیم از ایک شخص از ابن ابی جحیفہ از ابی میمونہ سلمی از عبداللہ بن عمرو بن عاص از عبداللہ بن ابی بکر صدیق، پھر حدیث ذِکر کی اور یہ اسناد مجہول ہے، میرا دخیال ہے کہ سعدون یا شیخِ سعدون نے عثمان بن ہیثم کو ہیثم بن عثمان کر دیا، پھر باقی اسناد خبط ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ اس حدیث کا مدار عثمان بن ہیثم پر ہے۔

حضرت امیر المؤمنین سیدنا عثمان بن عفان کی روایت

حدیث نمبر ۵۰: ہم سے سلام ابوسلمہ رضی اللہ عنہ مولیٰ اُم ہانی رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے ایک شیخ کو کہتے سُنا: میں نے امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو فرماتے سُنا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سُنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میرا بندہ چالیس سال کا ہوجاتا ہے، میں اُسے تین قسم کی بلاؤں سے عافیت دیتا ہوں، جنون، جذام اور برص سے، جب پچاس سال کا ہوجاتا ہے، اُس پر حساب میں نرمی کرتا ہوں، پس جب ساٹھ سال کا ہوجاتا ہے، اُس کو توبہ نصیب کر دیتا ہوں، جب ستّر سال کا ہوجاتا ہے، فرشتے اُسے دوست رکھتے ہیں، جب اَسّی سال کا ہوجاتا ہے، اُس کی نیکیاں قبول کرتا ہوں اور برائیاں ختم کر دیتا ہوں، جب نوّے سال کا ہوجاتا ہے، فرشتے کہتے ہیں: زمین میں اللہ عزوجل کا قیدی ہے اور اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں اور وہ اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جاتا ہے۔

﴿تخریج حدیث﴾: حکیم ترمذی نے کہا: یہ حدیث عمدہ ہے اور ایک دوسرے طریقے سے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے، یعنی: جس میں یہ نہیں کہ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔"

حدیث عثمان بن عفان کا ایک دوسرا طریق

حدیث نمبر ۵۱: امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان چالیس سال کا ہوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے تین قسم کی بلاؤں سے عافیت دیتا ہے، جنون، جذام اور برص سے۔ (پھر پوری روایت ذِکر کی) جب ساٹھ سال کا ہوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کو اپنی رضا کی طرف رجوع نصیب کردیتا ہے، اور جب اَسّی سال کا ہوجاتا ہے، اُس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب نوّے سال کا ہوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیتا ہے اور وہ زمین میں اللہ کا قیدی ہوتا ہے۔

تیسرا طریق

حدیث نمبر ۵۲: ابن مردویہ کہتے ہیں کہ ہم سے احمد بن عیسی بن محمد خفاف نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے احمد بن یونس ضبی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے محمد بن موسیٰ حرشی بصری نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے عبداللہ بن زبیر باہلی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے خالد حذاء نے بیان کیا وہ از عبدالاعلیٰ بن عبدالہ قرشی از عبداللہ بن حارث بن نوفل از عثمان بن عفان پھر اسی کے مثل روایت ذِکر کی، واللہ الموفق والھادی۔

چوتھا طریق

حدیث نمبر ۵۳: امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ چالیس سال کا ہوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے حساب میں نرمی کرتا ہے، جب پچاس سال کا ہوجاتا ہے۔۔۔ اسی طرح جب ساٹھ سال کا ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو توبہ نصیب کردیتا ہے، پس ستر سال کا ہوجاتا ہے آسمان والے اُس کو دوست رکھتے ہیں۔۔۔ پھر ابن قانع کی روایت کے مثل باقی حدیث ذِکر کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابن شاہین نے امام بغوی سے روایت کی ہے۔

حدیث نمبر ۵۴: ابویعلی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: مسلمان بندہ جب چالیس سال کا ہو جاتا ہے،۔۔۔ اور پچاس سال کا ذِکر نہیں۔ پھر کہا:۔۔ جب اسّی سال کا ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کی نیکیاں لکھتا ہے اور گُناہ مٹا دیتا ہے، جب نوے سال کا ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیتا ہے اور اُس کے گھر والوں کے لیے اُسے شفیع بنادیتا ہے، اور آسمان

میں اُسے اللہ کا قیدی لکھ دیتا ہے۔

حدیث نمبر ۵۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جب بندہ چالیس سال کا ہوجاتا ہے، اللہ اُسے تین چیزوں سے امان میں رکھتا ہے، جنون، جذام اور برص، جب پچاس سال کا ہوجاتا ہے، اللہ اُس پر حساب میں نرمی کرتا ہے، پس جب ساٹھ سال کا ہوجاتا ہے، اللہ جس طرح پسند فرماتا ہے اُس کو توبہ نصیب کر دیتا ہے، جب ستّر سال کا ہوجاتا ہے، آسمان والے اُسے دوست رکھتے ہیں، پس جب اَسّی سال کا ہوجاتا ہے، اُس کی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور گُناہ مٹا دیے جاتے ہیں، جب نوّے سال کا ہوجاتا ہے اُس کی عقل جاتی رہتی ہے، اللہ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیتا ہے اور وہ اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جاتا ہے اور آسمان والے اُسے اللہ کا قیدی کہتے ہیں، پس جب سو سال کا ہوجاتا ہے تو زمین میں "اللہ کا دوست" نام دیا جاتا ہے، اور اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے کہ زمین میں اپنے دوست کو عذاب نہ دے۔

حدیث نمبر ۵۶: ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں کہا: ہم سے عبدالرحمن بن محمد بن حامد بلخی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن صالح بن سہل ترمذی نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے داود بن حماد بن فرافضہ نے بیان کیا پھر اسی کے مثل حدیث ذِکر کی، جس کے شروع میں یہ قصہ بھی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز اپنے کئی صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے، کہ ایک بوڑھا شخص اپنی لاٹھی کے سہارے اندر آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کو سلام کیا، اُن سب نے سلام کا جواب دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حماد! بیٹھ جاؤ، بے شک تم بھلائی پر ہو، حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے حماد سے فرمایا: بیٹھ جاؤ، بے شک تم بھلائی پر ہو؟ فرمایا: ہاں اے ابوالحسن!، جب بندہ اس عمر کو پہنچتا ہے، پھر حدیث ذِکر کی جس میں یہ بھی تھا: "جب ساٹھ سال ہوتی ہے تو قوت بڑھنا رُک جاتی ہے اور ساٹھ سال کے بعد قوت گھٹنے لگتی ہے"، نیز اُس روایت میں یہ بھی تھا: "جب نوے سال ہوتی ہے تو کمر جھک جاتی ہے اور عقل زائل ہوجاتی ہے"۔ اسے ابو موسیٰ نے طریق بن مردویہ سے روایت کیا اور کہا: اس حدیث کے دیگر عجیب طرق بھی ہیں، یہ طریقہ سب سے عجیب ہے، اس میں ایسے الفاظ ہیں جو دیگر طرق میں نہیں ہے، یہ جیسا کہ کہا حدیثِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا دوسرا طریقہ ہے۔

حدیث نمبر ۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام میں چالیس برس کا ہوجاتا ہے، اللہ اُس سے تین بلائیں دور کر دیتا ہے، جنون، جذام اور برص۔

حدیث نمبر ۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات سال میں بچے کے دانت نکلتے ہیں، چودہ سال کی عمر میں بالغ ہوتا ہے، اُس کی لمبائی اکیس سال میں پوری ہوتی ہے، اٹھائیس سال کی عمر میں عقل پوری ہوتی ہے، پھر اس کے بعد عقل نہیں بڑھتی مگر تجربوں سے، پس جب چالیس سال کا ہوتا ہے تو اللہ اسے مختلف بلاؤں سے عافیت بخشتا ہے جنون، جذام اور برص سے، جب پچاس سال کا ہوجاتا ہے، اللہ اُسے توبہ نصیب کر دیتا ہے، پس جب ساٹھ سال کا ہوجاتا ہے، اللہ اسے آسمان اور زمین والوں کے نزدیک محبوب بنا دیتا ہے، جب ستّر سال کا ہوجاتا ہے، اُس کی نیکیاں ثبت کر دیتی جاتی ہیں اور گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، جب اَسّی سال کا ہوجاتا ہے، تو اللہ اُسے عذاب دینے سے حیا فرماتا ہے، جب نوّے سال کا ہوجاتا ہے، تو زمین میں اللہ کا قیدی ہوجاتا ہے اور قلم اُس کے خلاق کوئی حرف نہیں لکھتا۔ اسی طرح ابن عبدوس کے ترجمہ میں اُس کے مشائخ کے طبقہ میں ذِکر کیا ہے۔

حضرت انس بن مالک کی حدیث کے دیگر طرق

پہلا طریقہ:

حدیث نمبر ۵۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ اسلام میں چالیس برس کا ہوجاتا ہے، اللہ اُس سے تین بلائیں دور کر دیتا ہے، جنون، جذام اور برص۔

حدیث نمبر ۶۱-۶۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام میں چالیس برس کا ہوجاتا ہے، اللہ اُس سے بلائیں دور کر دیتا ہے جنون، جذام اور برص، جب پچاس سال کا ہوجاتا ہے، اللہ اُس پر حساب میں نرمی کرتا ہے، پس جب ساٹھ سال کا ہوجاتا ہے، اللہ جس طرح پسند فرماتا ہے اُس کو توبہ نصیب کر دیتا ہے، جب ستّر سال کا ہوجاتا ہے، اللہ اور آسمان والے اُسے دوست رکھتے ہیں، پس جب اَسّی سال کا ہوجاتا ہے، اُس کی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، جب نوّے سال کا ہو

جاتا ہے، اللہ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیتا ہے اور وہ زمین میں اللہ کا قیدی ہو جاتا ہے اور وہ اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۶۲۔۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب مسلمان مرد چالیس سال کا ہو جاتا ہے۔ پھر اسے موقوفاً ذِکر کیا، اسی طرح روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۶۴۔۶۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کی عمر اسلام میں چالیس سال کر دیتا ہے، اُسے جذام، برص اور شیاطین کے حملے (یعنی: جنون) سے محفوظ رکھتا ہے، جس کی عمر اسلام میں پچاس سال کر دیتا ہے، اُس پر حساب میں نرمی کرتا ہے، جس کی عمر اسلام میں ساٹھ سال کر دیتا ہے، جس طرح پسند فرماتا ہے، اُسے توبہ کی توفیق نصیب کر دیتا ہے، جس کی عمر اسلام میں ستّر سال کر دیتا ہے، آسمان اور زمین والے اُسے دوست رکھتے ہیں، جس کی عمر اسلام میں اَسّی سال کر دیتا ہے، اُس کے گُناہ مٹا دیتا اور نیکیاں لکھ دیتا ہے اور جس کی عمر اسلام میں نوّے سال کر دیتا ہے، اُس کے گُناہ بخش دیتا ہے اور وہ زمین میں اللہ کا قیدی ہو جاتا ہے اور قیامت میں اپنے گھر والوں کا شفیع کیا جائے گا۔

[**تنبیہ:** مؤلفِ کتاب نے گذشتہ حدیث کی تائید میں دس سے زائد طُرق بیان کیے ہیں، جن میں کم وبیش ایک جیسا مضمون ہے، لہٰذا ہم نے طوالت کے خوف سے مکرر طُرق کو حذف کر دیا ہے۔]

ختم شد، اس کا کاتب عمر بن نصر اللہ بن عمر الشافعی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ درگزر فرمائے۔

وصلى الله على سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين آمين.



شیخ محمد بن ابوبکر الدیری ناصری القادری کی اِضافہ کردہ روایات:

شیخ محمد بن ابوبکر دیری ناصر القادری فرماتے ہیں: میں نے شیخ عبداللہ یونانی، ساکنِ قرافہ کُبریٰ سے ایسے افعال پر مشتمل چند روایات یاد کی ہیں، جو انہیں ادا کرے، اللہ تعالیٰ اُن کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا، یہ روایات یہ ہیں:

حدیث نمبر ۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی محبت میں جب دو بندے آپس میں ایک دوسرے سے مل کر باہم مصافحہ کرتے ہیں اور مجھ پر درود پڑھتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اُن دونوں کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۲: "جو کوئی ظہر (کے فرض) سے پہلے چار اور بعد میں چار رکعات پڑھے، اللہ اُسے جہنم پر حرام فرما دے گا اور اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے گا۔"

حدیث نمبر ۳: "جو کوئی زوالِ آفتاب کے بعد چار رکعات اس طرح پڑھے کہ اُس میں قراءت، رکوع اور سجود عمدہ طریقے سے ادا کرے، اُس کے ساتھ ستّر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جو اُس کے لیے استغفار رات تک کرتے ہیں اور اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔"

حدیث نمبر ۴: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے، اللہ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیتا ہے۔"

اس حدیث کے شواہد بھی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

حدیث نمبر ۱: ایسے امام ابن عبد البر نے "الیواقیت واللالئ فی فضل الایام واللیالی" میں روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میری اُمت ہمیشہ خیر میں رہے گی، جب تک عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے گی، یہاں کہ اُن کا ایک فرد زمین پر اس حال میں چلے گا کہ اُس پر کوئی گُناہ نہ ہوگا، یہ وہ ہوگا جس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے گئے ہوں گے۔

حدیث نمبر ۲: امام حافظ دمیاطی نے "سلوک" میں امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ اُس پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے۔

سید المعصومین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ضرور پوری ہوتی ہے، لہٰذا ان رکعات کو پڑھنے والے کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۳: امام احمد سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھے، اس کا گوشت، ہڈیاں، خون اور کھال آگ پر حرام کر دیے جاتے ہیں۔

حدیث نمبر ۴: عوارف المعارف میں فرمایا: جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھنا چاہے، وہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال، دوسری میں سورۂ عادیات، تیسری میں سورۂ قارعہ اور چوتھی میں سورۂ تکاثر پڑھے۔

حدیث نمبر ۵: "طبقاتِ اتقیا" میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جو غروبِ آفتاب کے وقت ساحلِ سمندر پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے تکبیر (یعنی: اللہ اکبر) کہے، اللہ اُسے ہر قطرۂ سمندر کے بدلہ دس نیکیاں عطا فرمائے گا، دس گُناہ مِٹائے گا اور دس درجات بلند فرمائے گا، نیز اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا۔" اسے شیخ شہاب الدین نے "تہذیب الاذکار" میں بھی ذِکر کیا ہے۔

حدیث نمبر ۶: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس کا بھائی اُس سے ملنے آئے اور وہ اُسے ایسی چیز دے جس سے (کپڑے وغیرہ) مٹی سے بچا رہے، اُس کے اگلے اور پچھے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔" امام محمد بن سعد نے اسے "طبقات" میں روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۷: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ (کسی بندے پر) عذاب نازل کرنے کا فیصلہ فرماتا ہے، مگر بندہ کھانا کھانے کے بعد یا پانی پینے کے بعد اللہ کی حمد بجالاتا ہے، تو اللہ اُسے راضی ہو جاتا ہے۔" امام ابو اللیث سمرقندی نے بھی اسے ذِکر کیا ہے۔

حدیث نمبر ۸: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جسے چھینک آئے اور وہ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَّا کَانَ مِنْ حَالٍ"، (یعنی: ہر حال میں اللہ کا شکر ہے) کہے اور محمد اور اُن کی اہلِ بیت پر

درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اُس کی ناک کے بائیں سوراخ سے مکھی کی طرح ایک چیز نکالتا ہے، جو اُڑ کر عرش تک پہنچ جاتی ہے اور وہاں چمٹ جاتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ساکن ہوجا، وہ عرض کرتی ہے: میں اُس وقت تک ساکن نہیں ہوں گی جب تو اُسے نہ بخش دے، جس کی ناک سے میں نکلی ہوں۔ اللہ فرماتا ہے: ساکن ہوجا، میں اُسے بخش دیا، پس اُسے شخص کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔" اسے امام سخاوی نے "القول البدیع" میں ذِکر کیا ہے۔

حدیث نمبر ۹: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب بندہ رکوع میں: "سُبحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیم" ایک مرتبہ کہتا ہے، تو اُس کا ایک تہائی بدن جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے، اگر دو مرتبہ کہے تو دو تہائی حصہ اور اگر تین مرتبہ کہے تو پورا بدن، یہاں تک کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخشے جاچکے ہوتے ہیں۔" امام ابو عبدالرحمن نے بروایتِ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اسے "حقائق" میں ذِکر کیا ہے۔

حدیث نمبر ۱۰: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ چیز یہ ہے کہ وہ بندۂ مؤمن کو بیوی بچوں کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھا دیکھے کہ وہ سب مل کر کھانا کھا رہے ہیں، اُن کے جُدا ہونے سے پہلے اُن کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جاتے ہیں۔" امام اسماعیل نے اسے اپنی "مجرد" میں حکایت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۱۱: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے رب! تو مجھے روزی کمانے میں مشغول رکھا ہے، پس مجھے ایسی بات سکھا دے جس میں تیری رضا ہو، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صبح وشام یہ کہا کرو: "اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْداً كَثِیْراً طَیِّباً مُبَارَكاً فِیْهِ"، جو یہ کہے گا اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دیے جائیں گے۔" قاضی یحییٰ بن معین نے بھی اسے حکایت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۱۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جس نے حلال مال کمایا تاکہ اپنے آپ کو سوال کرنے سے روکے، اور مہمان اور مسافر پر خرچ کیا اللہ تعالیٰ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا۔"

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی نے اسے ذِکر کرنے کے بعد فرمایا: اے عزیز! جب تو نے یہ جان لیا کہ پر کسی کا زور نہیں تو یہ بھی جان گیا ہوگا کہ وہ جس کے چاہے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش

دے۔

حدیث نمبر ۱۳ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو بروز جمعہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ درود پڑھے، اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' ابن عفیف مالکی نے اسے روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر ۱۴ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جو میرے روضہ کی زیارت کرنے میرے حق کی تعظیم اور میری محبت سے وفا کی وجہ سے آئے، اُس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور قیامت کے دن وہ امن والوں میں ہوگا۔'' امام احمد نے اسے ذِکر کیا ہے جس میں ''مَا تَاَخَّر'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

مترجم کی اضافہ کردہ روایات:

ان روایات میں مطلق مغفرت کا ذِکر بھی ہے اور اگلے اور پچھلے گناہوں کی مغفرت کا۔ بہر دوصورت عوام الناس اور طلبۂ کرام کے استفادے کے لیے ہم ان روایات کو پیش کرتے ہیں۔ انہیں کنز العمال سے منتخب کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۱ : ''جس نے سورج نکلتے وقت ستر مرتبہ استغفار کیا اللہ اُس کے سات سو گناہ بخش دے گا اور مسلمان دن رات میں سات سو گناہ نہیں کرتا۔'' (۱)

حدیث نمبر ۲ : ''جس نے ہر نماز کے بعد ستر مرتبہ اللہ تعالی سے بخشش طلب کی اُس کے گذشتہ گناہ بخش دیے جائیں گے اور وہ دنیا سے نہ جائے گا جب تک اپنے جنتی حور وقصور کو نہ دیکھ لے۔'' (۲)

حدیث نمبر ۳: ''جس نے ستر مرتبہ استغفار کیا اُس کے سات سو گناہ بخش دیے جائیں گے۔'' (۳)

حدیث نمبر ۴: ''جس نے ''سورہ یس'' اللہ کی رضا کے لیے پڑھی اللہ اُس کے گذشتہ گناہ بخش دے گا، تم اسے اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھو۔'' (۴)

۱۔ علاء الدین علی متقی ہندی (متوفی ۹۷۵ھ)، کنز العمال، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، طبعہ خامسہ ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء، برقم: ۲۰۹۹۔
۲۔ کنز العمال، برقم: ۲۱۰۴۔
۳۔ کنز العمال، برقم: ۲۱۰۵۔
۴۔ کنز العمال، برقم: ۲۶۲۹۔

حدیث نمبر۵: "جس نے رات میں سورہ دخان پڑھی اُس کے گذشتہ گُناہ بخش دیے جائیں گے۔"(۱)

حدیث نمبر ٦: "جس نے پچاس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ اُس کے پچاس سال کے گُناہ بخش دے گا۔"(۲)

حدیث نمبر۷: "جس نے سومرتبہ سورہ اخلاص پڑھی اللہ اُس کے پچاس سال کے گُناہ بخش دے گا، جب تک چار کاموں سے بچے: قتل، غصب، فروج اور شراب۔"(۳)

حدیث نمبر۸: "جس نے صبح یہ کہا: اَللّٰهُمَّ اِنَّا أَصۡبَحۡنَا نُشۡهِدُكَ وَنُشۡهِدُ حَمَلَةَ عَرۡشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيۡعَ خَلۡقِكَ بِأَنَّكَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ اِلَّا أَنۡتَ وَحۡدَكَ لَا شَرِيۡكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُكَ وَرَسُوۡلُكَ،

ترجمہ: اے اللہ! ہم نے صبح اس حال میں کی کہ تجھے، تیرے عرش اُٹھانے والے، تیرے فرشتے اور تمام مخلوق کو گواہ کیا کہ بے شک تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی مستحقِ عبادت نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیرے بندے اور رسول ہیں۔

اللہ اُس کے اُس دن کے گُناہ بخش دے گا اور اگر شام میں کہا تو اُس رات کے گُناہ بخش دے گا۔"(۴)

حدیث نمبر ۹: "بے شک اللہ تعالی کا ایک نوری سمندر ایسا بھی ہے جس کے گرد نوری فرشتے نوری پہاڑ پر ہیں، اُن کے ہاتھوں میں نور کی تختیاں ہیں اور یہ اُس سمندر کے گرد یہ تسبیح پڑھتے ہیں: سُبۡحَانَ ذِي الۡمُلۡكِ وَالۡمَلَكُوۡتِ سُبۡحَانَ ذِي الۡعِزَّةِ وَالۡجَبَرُوۡتِ سُبۡحَانَ الۡحَيِّ الَّذِيۡ لَا يَمُوۡتُ سُبُّوۡحٌ قُدُّوۡسٌ رَبُّ الۡمَلَائِكَةِ وَالرُّوۡحِ، جس کسی نے اسے روزانہ، یا مہینہ میں، یا سال میں، یا زندگی میں ایک بار بھی پڑھا اللہ اُس کے اگلے اور پچھلے گُناہ بخش دے گا اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا ریت کے ذروں کے برابر یا وہ شخص جو میدانِ جہاد سے پیٹھ

۱۔ کنز العمال، برقم: ۲٦۳۳، ج:۱، ص:۵۸۱۔
۲۔ کنز العمال، برقم: ۲٦۵۹، ج:۱، ص:۵۸۵۔
۳۔ کنز العمال، برقم: ۲٦٦۱، ج:۱، ص:۵۸٦۔
۴۔ کنز العمال، برقم: ۳۴۹۲، ج:۲، ص:۱۳۸۔

پھیر کر بھاگا ہو۔"(۱)

حدیث نمبر ۱۰: "جس نے ہر روز تین مرتبہ یہ پڑھا: صَلَوَاتُ اللهِ عَلٰی آدَمَ، اللہ اُس کے گناہوں کو بخش دے گا اگر سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں، اور وہ جنت میں حضرت آدم علیہ السلام کی رفاقت میں ہوگا۔"(۲)

حدیث نمبر ۱۱: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالی کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا: (لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ)، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے عثمان تم نے مجھ سے جو پوچھا ہے وہ پہلے کسی نے نہیں پوچھا: مَقَالِيْدُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، یہ کہنا ہے: لَا إِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ:

اے عثمان! جس نے ان کلمات کو روزانہ سو مرتبہ پڑھا اُسے دس چیزیں ملیں گی، پہلی یہ کہ اُس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے، دوسری یہ کہ اُس کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جائے گی، تیسری یہ کہ اُس پر دو فرشتے مقرر کیے جاتے ہیں جو رات دن اُس کی آفات ومشکلات سے حفاظت کرتے ہیں، چوتھی یہ کہ ایک قنطار اجر دیا جائے گا، پانچویں یہ کہ اُسے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے سو غلام آزاد کرنے کے برابر اجر دیا جائے گا، چھٹی یہ کہ اُس کے تورات، انجیل، زبور اور قرآن پڑھنے والے کے برابر اجر ہوگا، ساتویں یہ کہ اُس کے لیے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا، آٹھویں یہ کہ اُس کا نکاح حورِعین سے کرایا جائے گا، نویں یہ کہ اُس کے سر پر تاجِ عزت پہنایا جائے گا اور دسویں یہ کہ اُس کی شفاعت گھر کے ستر افراد کے حق میں قبول کی جائے گی، اے عثمان اگر تم سے یہ ہو سکے تو اسے کسی دن بھی چھوڑنا نہیں، تم کامیاب ہو جاو گے اور اپنے اگلوں اور پچھلوں پر سبقت لے جاو گے۔(۳)

۱۔ کنزالعمال، برقم: ۳۸۴۰، ج:۲، ص: ۲۱۸۔ ۲۱۹۔

۲۔ کنزالعمال، برقم: ۳۸۷۱، ج:۲، ص: ۲۲۶۔

۳۔ کنزالعمال، برقم: ۴۵۸۲، ج:۲، ص: ۴۹۲۔ ۴۹۳۔

حدیث نمبر ۱۲: "جس نے صبح اس حال میں کی کہ اُس کا ارادہ تقوی اختیار کرنے کا تھا، پھر اس دوران کوئی گُناہ کر بیٹھے تو اللہ اُسے بخش دے گا۔"(۱)

حدیث نمبر ۱۳: "جو اللہ کے خوف سے روئے، اللہ اُسے بخش دیتا ہے۔"(۲)

حدیث نمبر ۱۴: "جب اللہ تعالی بندے کو کوئی نعمت دے اور اُس پر وہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، کہے تو اُس نے نعمت کا شکر ادا کر دیا، پس اگر دوسری بار: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، کہے تو اللہ دوبارہ اسے ثواب عطا کرتا ہے، پھر اگر تیسری بار: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، کہے تو اللہ اس کے گُناہ بخش دیتا ہے۔"(۳)

حدیث نمبر ۱۵: "بندہ ہرگز شرک سے زیادہ کسی مصیبت میں اور نہ شرک کے بعد بینائی جانے سے بڑی مصیبت میں گرفتار نہیں ہوتا، پس جو بندہ بینائی جانے پر صبر کرے اللہ اُسے بخش دے گا۔"(۴)

حدیث نمبر ۱۶: "کوئی مسلمان مرد اور مسلمان عورت بیمار نہیں ہوتی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اُس بیماری کو اُس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔"(۵)

حدیث نمبر ۱۷: "جس مسلمان کو کوئی بیماری پہنچتی ہے تو اللہ تعالی اُس کے گذشتہ گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اُس کے لیے اُس عمل کا اجر لکھتا ہے جو وہ تندرستی میں کیا کرتا تھا۔"(۶)

حدیث نمبر ۱۸: "بے شک بندہ گُناہ کا ارتکاب کرتا ہے، پھر جب اُسے یاد کرتا ہے تو غمگین ہو جاتا ہے، پس جب اللہ تعالی اُسے غمگین دیکھتا ہے تو اُس کے گُناہ کو بنا نماز و روزہ کے بخش دیتا ہے، اس سے پہلے کہ بندہ اُس گُناہ کے کفارہ کے لیے کچھ کرے۔(۷)

حدیث نمبر ۱۹: "ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے گُناہوں اور خطاؤں کا کفارہ ہوتا ہے

۱۔ کنز العمال، برقم: ۵۶۲۷، ج: ۳، ص: ۸۹۔
۲۔ کنز العمال، برقم: ۵۹۱۲، ج: ۳، ص: ۱۴۸۔
۳۔ کنز العمال، برقم: ۶۴۰۷، ج: ۳، ص: ۲۵۳۔
۴۔ کنز العمال، برقم: ۶۵۲۶، ج: ۳، ص: ۲۷۶۔
۵۔ کنز العمال، برقم: ۶۶۷۸، ج: ۳، ص: ۳۰۶۔
۶۔ کنز العمال، برقم: ۶۷۲۹، ج: ۳، ص: ۳۱۶۔
۷۔ کنز العمال، برقم: ۱۰۱۹۰، ج: ۴، ص: ۲۱۰۔

اور حجِ مبرور(۱) کی جزاء جنت ہی ہے۔"(۲)

حدیث نمبر ۲۰: "آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔"(۳)

حدیث نمبر ۲۱: "قتلِ صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔"(۴)

حدیث نمبر ۲۲: "اللہ عزوجل نے اُس شخص کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو بخش دیا تھا جس نے راستے میں پڑی ایک خاردار ٹہنی کو ہٹایا تھا۔"(۵)

حدیث نمبر ۲۳: "ایک شخص جا رہا تھا کہ اُسے راستے میں ایک خاردار ٹہنی ملی، اُس نے اُسے ہٹا دیا، اللہ نے اس کے بدلے اُسے بخش دیا۔"(۶)

حدیث نمبر ۲۴: "جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کھانا کھلایا اور پانی پلایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا، اللہ اُسے بخش دے گا۔"(۷)

حدیث نمبر ۲۵: "جس نے محتاج کی مدد کی اللہ اُس کے لیے تہتر مغفرتیں فرمائے گا، ایک دنیا میں اور بہتر جنت کے اعلیٰ درجات میں، اور جس نے: أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

۱۔ سنن ابو داود، کتاب اللباس، برقم: ۴۰۲۳۔

۲۔ کنز العمال، برقم: ۱۲۲۹۳، ج: ۵، ص: ۱۱۴۔

۳۔ کنز العمال، برقم: ۱۳۳۶۹، ج: ۵، ص: ۳۸۹۔ وکشف الاستار، برقم: ۱۵۴۴، ج: ۲، ص: ۲۱۳۔

شہیدِ صبر کی تعریف: وہ مسلمان سُنی المذہب صحیح العقیدہ جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سُولی دی، پھانسی دی کہ یہ بوجہِ اَسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا بخلاف شہیدِ جہاد کہ مارتا مرتا ہے، اس کی بیکسی و بیدست پائی زیادہ باعثِ رحمتِ الٰہی ہوتی ہے کہ حق اللہ وحق العبد کچھ نہیں رہتا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ علامہ مناوی نے "ترہا" (ج ۲، ص ۱۹۳) میں فرمایا: اس کا ظاہر مفہوم یہ ہے کہ اگرچہ مقتول گنہگار رہا اور بغیر توبہ مرجائے۔ پس اس میں خارجیوں اور معتزلہ کا رد ہے۔

امام احمد رضا حنفی فرماتے ہیں: مجھے یاد ہے کہ میں نے اس کے حاشیہ پر لکھا کہ جس کی عبارت یہ ہے: "میں کہتا ہوں: بلکہ اس کے علاوہ اس کا اور کوئی محمل نہیں اس لیے کہ اگر مقتول گنہگار نہ ہو تو پھر قتل کا گناہ پر گزر نہ ہوگا اور اگر اس نے توبہ کر لی تو پھر بھی یہی حکم ہے اس لیے کہ گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے کہ جس کا کوئی گناہ ہی نہیں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج: ۲۳، ص: ۴۶۹۔ ۴۷۲)

۴۔ کنز العمال، برقم: ۱۳۳۷۰، ج: ۵، ص: ۳۸۹۔ کشف الاستار، برقم: ۱۵۴۵، ج ۲، ص ۲۱۴۔

۵۔ کنز العمال، برقم: ۱۶۳۵۱، ج: ۶، ص: ۴۲۰۔

۶۔ کنز العمال، برقم: ۱۶۳۵۲، ج: ۶، ص: ۴۲۰۔

۷۔ کنز العمال، برقم: ۱۶۳۷۶، ج: ۶، ص: ۴۲۴۔

شَرِيْكَ لَهُ أَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ، کہا، اللہ اُس کے لیے چار کروڑ نیکیاں لکھے گا۔"(۱)

حدیث نمبر ۲۶: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس مجلس سے اُٹھتے اس کے بعد یہ پڑھتے: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّيْ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ"، پھر فرماتے: جو مجلس سے اُٹھتے وقت یہ پڑھ لے، اللہ تعالیٰ اُس مجلس میں ہونے والے اُس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔"(۲)

حدیث نمبر ۲۷: "جو پانچوں نمازیں ایمان اور ثواب کے لیے پڑھے اُس کے گذشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔"(۳)

حدیث نمبر ۲۸: "جو پانچوں نمازوں کے لیے ایمان اور ثواب کے لیے اذان دے اُس کے گذشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔"(۴)

حدیث نمبر ۲۹: "جب اللہ کسی مسلمان کی روح رات میں لوٹائے (بیدار کردے) پس وہ اُس کی تسبیح وحمد بجالائے اور استغفار کرے، اللہ اُس کے گذشتہ گناہ بخش دے گا، اور اگر وہ وضو کر کے نماز پڑھے، ذِکر کرے، استغفار کرے اور دعا مانگے تو قبول کی جاتی ہے۔"(۵)

حدیث نمبر ۳۰: "جو ایمان اور ثواب کے لیے اعتکاف کرے اللہ اُسے کے گذشتہ گناہ بخش دے گا۔"(۶)

حدیث نمبر ۳۱: "اے سلمان! جس مسلمان کے پاس اُس کا مسلمان بھائی آئے، پھر وہ اُس کے اکرام و تعظیم میں تکیہ پیش کرے تو اللہ اُسے بخش دیتا ہے۔"(۷)

حدیث نمبر ۳۲: "جس مسلمان کے پاس اُس کا مسلمان بھائی آئے، پھر وہ اُس کے

۱۔ کنز العمال، برقم: ۱۷۱۶۴، ج: ۶، ص: ۴۴۶۔
۲۔ کنز العمال، برقم: ۱۸۴۷۹، ج: ۷، ص: ۱۵۳۔
۳۔ کنز العمال، برقم: ۱۹۰۴۱، ج: ۷، ص: ۳۱۳۔
۴۔ کنز العمال، برقم: ۲۰۹۰۶، ج: ۷، ص: ۶۸۳۔۶۸۴۔
۵۔ کنز العمال، برقم: ۲۱۳۸۴، ج: ۷، ص: ۸۱۷۔
۶۔ کنز العمال، برقم: ۲۴۰۰۷، ج: ۸، ص: ۵۳۰۔
۷۔ کنز العمال، برقم: ۲۵۴۹۳، ج: ۹، ص: ۱۵۵۔

اکرام و تعظیم میں تکیہ پیش کرے تو اللہ اُسے بخش دیتا ہے۔"(۱)

حدیث نمبر ۳۳: "جو علم حاصل کرے تو یہ اُس کے گذشتہ گناہوں کے لیے کفارہ ہوگا۔"(۲)

حدیث نمبر ۳۴: "جس نے علم کا ایک حرف سیکھا اللہ اُسے بخش دے گا، جس نے اللہ کے لیے کسی سے دوستی کی اللہ اُسے بخش دے گا، جو باوضو سوئے اللہ اُسے بخش دے گا، جو اپنے بھائی کی طرف (محبت سے) دیکھے اللہ اُسے بخش دے گا اور جو کوئی کام شروع کرے اور بسم اللہ پڑھے، اللہ اُسے بخش دے گا۔"(۳)

حدیث نمبر ۳۵: "امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: چوتھے آسمان میں اُن کا نام "ذوالنورین" ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک کے بعد اپنی دوسری صاحبزادی کا نکاح ان سے کیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو مسجد کی توسیع کے لیے ایک گھر خرید کر دے اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے گا، پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مسجد کی توسیع کے لیے گھر خرید کر دیا، ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو بنی فلاں کا کھیت خرید کر مسلمانوں کے لیے صدقہ کرے گا، اللہ اُسے بخش دے گا، پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسے خرید کر مسلمانوں کے لیے صدقہ کر دیا تھا، ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جو اس جیشِ عُسرت کو سامان فراہم کرے گا، اللہ اُسے بخش دے گا، پس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُنہیں سامان فراہم کیا حتیٰ کہ ایک رسی بھی باقی نہیں چھوڑی۔"(۴)

حدیث نمبر ۳۶: "جو کسی مسلمان گھرانے کی ایک دن اور رات کفالت کرے اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔"(۵)

حدیث نمبر ۳۷: "جو اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر ہر جمعہ جائے اللہ تعالیٰ اُسے بخش دیتا ہے اور اُسے نیکوکار لکھ دیتا ہے۔"(۶)

۱۔ کنز العمال، برقم: ۲۵۴۹۴، ج:۹، ص:۱۵۵۔
۲۔ کنز العمال، برقم: ۲۸۷۰۰، ج:۱۰، ص:۱۳۹۔
۳۔ کنز العمال، برقم: ۲۸۸۵۴، ج:۱۰، ص:۱۶۴۔
۴۔ کنز العمال، برقم: ۳۶۲۴۹، ج:۱۳، ص:۶۰۔
۵۔ کنز العمال، برقم: ۴۳۰۴۷، ج:۱۵، ص:۷۷۵۔
۶۔ کنز العمال، برقم: ۴۵۴۸۷، ج:۶، ص:۴۶۸۔

حدیث نمبر ۳۸: ”جو خشکی میں شہید ہو اس کے سب گُناہ بخش دیے جاتے ہیں، مگر حقوق العباد؛ اور جو سمندر میں شہید ہو اس کے تمام گُناہ اور حقوق العباد سب بخش دیے جاتے ہیں۔“(۱/۲)

حدیث نمبر ۳۹: ”جس کا سر راہِ خدا میں کچلا گیا اور اُس نے ثواب کی نیت کی تو اُس کے گزشتہ گُناہ بخش دیے جائیں گے۔“(۳)

دعاءِ دل:

اللہ تعالیٰ مؤلفِ کتاب، مترجم، ناشر اور تمام قارئین پر اپنی رحمت و رضوان کی بارش برسائے، ہمارے گُناہوں سے درگزر فرمائے اور ہماری نیکیوں کو قبول فرما کر اپنی شایانِ شان اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ



اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن



۱۔ فتاویٰ رضویہ (ج: ۲۴، ص: ۴۶۸) میں ہے: ”شہیدِ ابحر: جو خاص اللہ عزوجل کی رضا چاہنے اور اس کا بول بالا ہونے کے لیے سمندر میں جہاد کرے اور وہاں ڈوب کر شہید ہو، حدیثوں میں آیا کہ مولیٰ عزوجل خود اپنے دستِ قدرت سے اس کی روح قبض کرتا اور اپنے تمام حقوق اسے معاف فرماتا اور بندوں کے سب مطالبے، جو اس پر تھے، اپنے ذمۂ کرم پر لانے ہے۔“

۲۔ امام طبرانی، معجم کبیر، برقم: ۱۶۷۱۷، مکتبہ فیصلیہ، ج: ۸، ص: ۲۰۱۔

سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص: ۲۰۴۔

۳۔ کنز العمال، برقم: ۱۰۴۹۰، ج: ۴، ص: ۲۸۰۔

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن
کی کچھ مطبوعات

کُتب امام ابن ابی دنیا (م:281ھ):

1-''**اخلاص وحسن نیت**''(کتاب الإخلاص والنیة)؛مترجم:مولانا حسان رضا مصباحی
2-''**رضاوقضا**''(الرضا عن اللہ بقضائہ)؛مترجم:مولانا روشن رضا مصباحی-
3-''**بردباری کی فضیلت**''(کتاب الحلم)؛مترجم:مولانا ظہیر الدین مصباحی-

کُتب امام سلمی شافعی (م:412ھ):

1-''**اربعین تصوف**''(کتاب الاربعین فی التصوف)؛مترجم:علامہ عبدالمالک مصباحی
2-''**نفس کی برائیاں**''(عیوب النفس)؛مترجم:مولانا سراج احمد قادری مصباحی-
3-''**آداب زندگی**''(آداب الصحبہ وحسن العشرۃ)؛مترجم:مولانا رئیس اختر مصباحی

کُتب امام ابن رجب حنبلی (م:795ھ):

1-''**اہل شریعت وطریقت کی پہچان**''(کشف الکربۃ فی وصف اھل الغربۃ)؛مترجم: مولانا مفتی عبدالخبیر اشرفی مصباحی-
2-''**توحیداور کلمۂ اخلاص**''(تحقیق کلمۃ الاخلاص)؛مترجم:مولانا حفیظ الرحمن مصباحی
3-''**حرص جاہ ومال**''(ذم المال والجاہ)؛مترجم:مولانا آصف مصباحی-

کتب امام ملاعلی قاری حنفی (م:1014ھ):

1-''**اربعین احادیث قدسی**''(الأحادیث القدسیة الأربعینیة)؛مترجم:مولانا افضل حسین اشرفی مصباحی۔
2-''**حیات خضر** علیہ السلام''(الحَذَرُ فی امر الخَضِر)؛مترجم:مولانا محمد گلریز رضا مصباحی-
3-''**خوفِ خاتمہ**''(المقدمۃ السالمۃ فی خوف الخاتمۃ)؛مترجم:مولانا رئیس اختر مصباحی

کُتب دیگر ائمہ:

1-''**ایمان کی شاخیں**''(شعب الایمان)۔امام ابن کثیر؛مترجم:ڈاکٹر حامد علی علیمی-
2-''**بدفعلی کا وبال**''(ذم اللواط)۔امام آجری؛مترجم:مولانا سراج احمد قادری مصباحی

